اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ٭ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

The ALFAZL QADIAN.

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر:- غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۸۵

فی پرچہ ۲ر

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۰؎ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۲؎

نمبر ۱۰۹	مورخہ ۱۰ جون سنہ ۱۹۳۰ء	یوم سہ شنبہ	مطابق ۱۲ محرم سنہ ۱۳۴۹ھ	جلد ۱۷

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ ۶ - جون کو حضورؒ نے باہر سے آنے والے اصحاب کو دعوت طعام دی :-

بیرونجات سے ابھی تک احباب حضورؒ کی ملاقات کے لئے بکثرت تشریف لا رہے ہیں۔ محرم کی رخصتوں نے جو سہولت پیدا کر دی ہے وہ بہت با موقعہ ثابت ہوئی ہے ؂

جناب ادریس داتو مہاراجہ صاحب سماٹری پنشنر تحصیلدار ڈچ گورنمنٹ جو مولوی رحمت علی صاحب مبلغ سماٹرا کے ہمراہ اپنی اہلیہ سمیت اکتوبر ۱۹۲۹ء میں قادیان تشریف لائے تھے۔ ۷ - جون قادیان سے روانہ ہوئے۔ آپ جدہ اور دیگر مقامات میں قیام کریں گے۔ اور اگلے سال حج سے فارغ ہو کر سماٹرا واپس جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مقاصد میں کامیاب کرے :-

فلسطین میں احمدیت

مبلغ اسلام مولوی جلال الدین صاحب کا تازہ مکتوب

(بذریعہ ہوائی ڈاک)

برادر عزیز مولوی جلال الدین صاحب شمس (مولوی فاضل) مبلغ اسلام مقیم فلسطین اپنے یکم جون کے مکتوب کے ذریعہ یہ خوشخبری سناتے ہیں کہ وہ چار ماہ مصر میں نہایت کامیابی کے ساتھ تبلیغ کرنے کے بعد واپس آ گئے ہیں۔ اس عرصہ میں سید رشدی آفندی سکرٹری جماعت احمدیہ حیفا اور شیخ علی القزق اور شیخ صالح العودہ نے نہایت گرمجوشی و ہمت سے تبلیغ میں حصہ لیا ہے۔ نیز سیدہ زہریہ خانم زوجہ سید رشدی آفندی بھی عورتوں کو تبلیغ کرتی رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ یکم اپریل سے اس وقت تک مندرجہ ذیل اشخاص سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ (۱) صبحی القزق طالب علم ہے۔ تبلیغ کا جوش رکھتا ہے۔ اپنے ہم جماعت طالب علموں کو تبلیغ کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ اس کے ذریعہ تین طالب علم سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ (۲) محمد بن عبد اللطیف الجزائری (۳) عبد القادر بن صالح العودہ (۴) حامد " (۵) محمد " (۶) محمود " (۷) امینہ " (۸) فاطمہ " (۹) حلیمہ " (۱۰) فاطمہ بنت مصطفیٰ حسین زوجہ شیخ علی القزق (۱۱) الشیخ احمد العودہ (۱۲) محمد بن الشیخ احمد العودہ (۱۳) حلیمہ زوجہ عبد القادر العودہ (۱۴) الحاجۃ حلیمہ زوجہ الحاج عبد الحمید العودہ (۱۵) مریم زوجہ شیخ صالح العودہ (۱۶) مصطفیٰ افندی (۱۷) محمود حداد (۱۸) نائلہ موسیٰ زید (۱۹) زوجہ الحاج محمد القزق۔ (۲۰) محمد شمس قادری :-

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا روزوں کے متعلق ارشاد بذریعہ اخبار الفضل دیر سے پہنچا۔ اس لئے یہاں کی جماعت صرف آخری تین روزوں میں باقی تمام جماعتوں کے ساتھ شریک ہو سکے گی۔ یعنی دو سوموار اور ایک جمعرات کا روزہ رکھیگی۔ تقریباً سب احباب روزہ رکھتے ہیں۔ حتےٰ کہ بعض چھوٹے بچوں نے بھی روزہ رکھا

۹ - جون تمام دفاتر اور سکولوں میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے بخیر و عافیت ہونیکی خوشی میں تعطیل کی گئی۔ اور غرباء میں خیرات تقسیم ہوئی ؂

"ٹریبیون" کی خبر سُن کر احمدیوں کی کیا حالت ہوئی

"ٹریبیون" کی جھوٹی خبر سُنکر احمدیوں کا جو حال ہوا۔ اس کا کسی قدر اندازہ ذیل کے مکتوب سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے کو جناب ملک علی محمد صاحب افسر مال منظفر گڑھ نے لکھا۔ اور جسے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

مکرمی معظمی جناب حضرت مولوی صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل شام کو عزیزی چوہدری عبداللہ صاحب و ڈاکٹر محمد الدین صاحب اخبار "ٹریبیون" کا پرچہ میری اطلاع کے لئے لائے۔ وُہ خود روتے ہُوئے میرے پاس پہنچے خبر پڑھ کر دل بے قرار ہو گیا۔ اُٹھ کر میں نے اندر اپنی اہلیہ کو خبر دی۔ جو سخت گھبرا گئی۔ چند ساعت تو ہم سب بیٹھ کر خاموش زار زار روتے رہے۔ دل میں غم و ملال کے بادل کے بادل اُٹھ کر آتے تھے۔ اور قوت واہمہ قادیان لے جاتی تھی۔ اور تصور قادیان کی حالت غم و مصیبت کی ایسی تصویر کھینچتا تھا۔ جسکی وجہ سے آنکھیں پھٹ جاتی تھیں۔ اور کلیجہ منہ کو آتا تھا۔ تمام رات میں نہیں سویا۔ اور روتے ہُوئے گذری۔ میری اہلیہ کی حالت نہایت مضطربانہ تھی۔ اور کبھی کبھی جب اس کے مونہہ سے یہ صدا غم والم کے گہرے جذبات سے آلودہ نکلتی۔ کہ حضرت صاحب نے ہزاروں نکاح کے خطبے پڑھے ہونگے۔ لیکن کیا اب ان کی لڑکی کا خطبہ کوئی اَور پڑھے گا۔ تو دل غم کے تلاطم خیز سمندر میں تیرتا دکھائی دیتا تھا۔ اور جب قوت واہمہ میری توجہ کو جماعت کی موجودہ بے کسی۔ اور اندرونی۔ بیرونی شورش کی طرف کھینچتی تھی۔ تو پھر دل سے یہی صدا نکلتی تھی۔ کہ یہ جو زلزلہ ہماری جماعت پر آیا ہے۔ بے نظیر ہے۔ اور اس کی مثال کسی گذشتہ جماعت کے حالات میں نہیں ملتی تھی۔ دل غم سے پُر ہو کر آنکھیں آسمان کی طرف اُٹھ جاتی تھیں۔ کبھی کبھی دل میں یہ خیال گذرتا تھا۔ کہ شائد یہ خبر جھوٹ ہو۔ لیکن اس پر اعتبار نہیں کیا جاتا تھا۔ کیونکہ اتنی بڑی شخصیت کے متعلق "ٹریبیون" اخبار میں جھوٹی خبر نکلنے کا کم امکان ہو سکتا ہے۔ تاہم اس خیال کے تابع میں نے اپنے رب کے حضور میں درخواست کی۔ کہ اے میرے مولےٰ اگر یہ خبر غلط ہو۔ تو میں ایک رات سالم عبادت کرونگا۔ اور بالکل نہیں سوؤنگا۔ چنانچہ آج اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایسا ہی کرنے کا ارادہ ہے:۔

غرضیکہ گذشتہ رات ہمارے لئے قیامت کا نمونہ تھی۔ میں اللہ تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میں نے آج تک ایسی غم ناک رات نہیں پائی۔ اگرچہ میری اہلیہ جب فوت ہوئی۔ تو اس وقت بھی مجھے غم رہا۔ لیکن مجھے یاد ہے۔ میں سو بھی گیا تھا۔ لیکن آج رات چارپائی پر لیٹے ہُوئے آرام نہیں تھا:۔

میں یہ خط آپ کو کیوں لکھ رہا ہُوں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جب میرے سامنے میرا تصور قادیان میں قیامت خیز نقشہ پیش کرتا تھا۔ تو چونکہ میرا آپ سے زیادہ تعلق ہے۔ اس لئے میں اس میدان کربلا میں آپ کو۔ مکرمی میاں بشیر احمد صاحب۔ میاں شریف احمد صاحب کے متعلق ایک ایسی تصویر کھینچتا تھا۔ جس کو لفظ پیش نہیں کر سکتے۔ کیونکہ میں اپنے نفس کی حالت سے اندازہ کرتا تھا کہ جب میری یہ حالت ہے۔ تو آپ لوگوں کی حالت کیا ہوگی۔ لیکن اللہ تعالےٰ کا شکر ہے۔ کہ خبر غلط نکلی۔ اس میں بھی اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ کیونکہ میری اہلیہ نے مجھے طعن کیا۔ اور مجھے خود بھی بڑا رنج تھا۔ کہ میں گذشتہ سالانہ جلسہ اور مشاورت کے جلسہ پر کیوں قادیان نہ گیا۔ اور اب ارادہ کیا ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالےٰ غفلت نہیں کرونگا۔ اگرچہ جلسہ میں عدم شمولیت کی وجہ اس وقت تو ایک مجبوری ہی تھی۔ لیکن اب خیال ہوتا تھا۔ کہ ایسی مجبوری نہ تھی جس پر میں غالب نہیں آ سکتا تھا:۔

اللہ تعالےٰ کا شکر ہے۔ کہ آپ اور قادیان والے خداوند تعالےٰ کے فضل کے ماتحت آرام سے سوتے تھے۔ جبکہ ہم سخت غم والم کے سمندر میں مضطرب و بے حال تیرتے تھے:۔

آج صبح روانہ ہونے کا انتظام کر لیا تھا۔ کہ اس خبر کی تردید کی اطلاع ملی۔ "ٹریبیون" کی خبر کو اس لئے بھی زیادہ قابل اعتبار سمجھا گیا۔ کہ اخبار "الفضل" جس کو کل آنا چاہیئے تھا۔ وُہ آج موصول نہیں ہُوا:۔

میں سچ کہتا ہوں۔ کہ آپ لوگ اس مصیبت کا اندازہ ہی نہیں کر سکتے۔ جو ہم نے کاٹی ہے:۔

خاکسار۔ علی محمد (افسر مال) از منظفر گڑھ (پنجاب)

ایک گریجوایٹ کی ضرورت

ایک ریاست میں ایک گریجوایٹ کی ضرورت ہے۔ جو عربی سے واقف ہو۔ انگریزی اور اردو میں فصاحت اور روانی کے ساتھ تقریر و تحریر کر سکتا ہو۔ مذہبی لٹریچر سے بھی واقف ہو۔ خوش وضع اور حاضر جواب ہو۔ تنخواہ فی الحال ڈیڑھ صد روپیہ ملیگی۔ ترقی کی امید ہے۔ درخواست کنندہ اپنا فوٹو بھی درخواست کے ساتھ بھجوائے۔ تو اچھا ہے سرنامہ خالی چھوڑ دیا جائے۔ درخواستیں بہت جلد ناظر تعلیم و تربیت کے پتہ پر ارسال فرمائیں:۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

جناب مولوی محمد علی صاحب کا خط

بنام

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کے

بکر وڈ کاٹیج۔ ڈلہوزی ۵۔ جون۔ مکرم و معظم میاں صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کی تار پہنچ گئی۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ خبر غلط نکلی۔ اس سے پہلے اخبار ٹریبیون سے بھی معلوم ہو گیا تھا۔ کہ یہ غلط خبر محض کسی شخص کی شرارت کا نتیجہ تھی۔ افسوس ہے کہ لوگ اس قسم کی کمینہ کارروائیوں سے دوسروں کو تکلیف میں ڈالتے ہیں۔ والسلام۔ خاکسار محمد علی:۔

تبلیغی دورہ کا پروگرام

جملہ احباب کرام جماعت ہائے ضلع جالندھر و ہوشیارپور کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ حسب منشاء حضرت اقدس و حکم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ خاکسار کا تبلیغی دورہ ماہ جون سنہ [illegible] کا حسب ذیل ہوگا۔ احباب اپنے اپنے حلقہ و جماعتوں میں تقاریر کا بندوبست کریں اور جلسہ کر کے اپنے حلقہ کا ایک تبلیغی سیکرٹری اور ایک ایک نائب سیکرٹری بھی اس حلقہ کی ہر ایک جماعت کا تجویز کر چھوڑیں۔ جو کہ خاکسار کی تبلیغی ہدایات کا ذمہ دار ہو۔

نمبر شمار	نام حلقہ	نام جماعتہائے متعلقہ حلقہ	خط و کتابت کا پتہ	تاریخہائے قیام
۱	بنگہ	بنگہ۔ کھاجوں۔ گکاچو مکندپور۔ بکھلور۔ اوڑ لنگری	معرفت مولوی رحمت اللہ صاحب میونسپل کمشنر بنگہ ضلع جالندھر	۲۹۔ مئی لغایت ۴۔ جون
۲	سڑوعہ	سڑوعہ۔ پنام۔ بیرم پور گڑھ شنکر۔ بیگم پور۔ صاحبہ۔ کروڑ	چوہدری جھجو خاں صاحب سڑوعہ ضلع ہوشیارپور	۵۔ جون لغایت ۱۱۔ جون
۳	کریام	کریام۔ نواں شہر بیرسیاں۔ راہوں کریم۔ لنگڑوعہ۔ کریہہ	حاجی غلام احمد صاحب کریام ضلع جالندھر	۱۲۔ جون لغایت ۱۹۔ جون
۴	کاٹھ گڑھ	کاٹھ۔ باجور۔ لوہر۔ سجوال۔ [illegible] متوں براگ [illegible] رائے پور	چوہدری مولوی عبدالسلام صاحب۔ کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور	۲۰۔ جون لغایت ۲۹۔ جون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۰۹	قادیان دارالامان مورخہ ۱۰۔جون سنہ ۱۹۳۰ء	جلد ۱۷

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا مکتوب

بنام

جناب وائسرائے ہند

مسز نائیڈو کو رہا کر دیا جائے

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے حسب ذیل مکتوب حال میں جناب وائسرائے ہند کی خدمت میں ارسال فرمایا ہے۔ جس میں نہایت مؤثر انداز سے مسز نائیڈو کی رہائی کی طرف توجہ دلائی ہے۔

جناب من

میں جناب کی توجہ ایک خاص امر کی طرف پھیرتے ہوئے امید کرتا ہوں۔ کہ آپ اس پر ہمدردانہ طور پر غور کریں گے۔

جناب کو یہ امر اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ میں اور میری جماعت قانون کے توڑنے کی تحریکوں کا بڑی سختی سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور ہر قسم کی دھمکیوں اور مار پیٹ کے باوجود احمدیہ جماعت امن کے قیام کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ ہم یہ سب کام ملک کا اخلاق بلند رکھنے کے لئے کرتے ہیں۔ گورنمنٹ کی خوشنودی کا حصول یا اس سے کسی قسم کا نفع حاصل کرنا ہمارے مدنظر نہیں ہے۔ اور اسی وجہ سے ایک سچے دوست کی طرح جس موقع پر گورنمنٹ سے کوئی غلطی ہو۔ یا اس سے کسی کمزوری کا ارتکاب ہو۔ تو ہم گورنمنٹ کو متوجہ کرنے سے بھی نہیں جھجکتے۔ اسی اصول کے ماتحت میں جناب سے یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ گو قانون شکنی ایک برا فعل ہے۔ لیکن ہمیشہ قانون کا لفظی منشار لینا بھی بعض دفعہ ایسا اچھا فعل نہیں ہوتا۔ جناب کو معلوم ہے۔ کہ مسز نائیڈو ملک کے ہر طبقہ اور ہر قوم میں عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ اُن کے ہر مذہب وملت کے لوگوں سے دوستانہ طریق نے جو جگہ اُن کی ملک کے تمام افراد کے دلوں میں پیدا کر رکھی ہے۔ جناب اس سے ناواقف نہیں ہو سکتے۔ دھارسانہ کے ذخیرہ نمک پر حملہ کرنے کے جرم میں انہیں نو ماہ قید کی سزا دی گئی ہے۔ اُن کے یا کسی اور کے قانون شکنی کے ارادہ کو تو میں کسی صورت میں بھی جائز نہیں سمجھ سکتا۔ لیکن میرے خیال میں سیاسی جدوجہد کی بنا پر عورت کے لئے جیل خانہ کا مقام تجویز کرنا بھی ایک ایسا طریق ہے۔ جو صرف انتہائی صورت میں اختیار کیا جانا چاہیئے۔ اور خصوصاً مسز نائیڈو جیسی عورت کے لئے جو ملک کے نہایت ممتاز اور روشن ضمیر لیڈروں میں سے ہونے کے علاوہ ایک مشہور شاعرہ بھی ہیں۔ پس میں جناب کی اُس نجابت سے جو برطانوی قوم کے تمام کاموں میں ظاہر ہوتی چلی آئی ہے۔ اور جس کی وجہ سے برطانیہ ہمیشہ عورت کے بارے میں وسعت حوصلہ دکھاتا رہا ہے۔ اپیل کرتا ہوں۔ کہ آپ مسز نائیڈو کی آزادی کا اعلان کر کے اس امر کا ایک مزید ثبوت دیں۔ کہ برطانیہ عورت کی عزت کرتا ہے۔

جہاں تک میرا خیال ہے۔ مسز نائیڈو کا جرم ایک اصطلاحی جُرم ہے۔ کیونکہ جیسا کہ انہوں نے خود بیان کیا ہے۔ کانگرس کی مجلس عاملہ کے مشورہ کے ماتحت انہوں نے عملاً اس حملہ میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ اور صرف اپنے ماتحتوں کے ساتھ جذبۂ وفاداری دکھانے کے لئے اور بزدلی کے الزام سے بچنے کے لئے انہوں نے سب ذمہ واری کو اپنے اُوپر لے لیا ہے۔ لیکن کیا اگر ایک عورت نجابت ونبالت کے سے جذبات کا اظہار کر سکتی ہے۔ تو برطانیہ کے نمائندہ اور حضور ملک معظم کے جانشین کے لئے اس سے بہتر نجابت کا نمونہ دکھانا ضروری نہیں ہے؟

میں اس امر سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ عورتوں کے ذریعہ سے قانون شکنی کی مہم سر کرانے کی خواہش ایک بزدلانہ خواہش ہے۔ اور اگر ایسے موقعہ پر گورنمنٹ کو قانون کے احترام کے لئے کچھ کرنا پڑتا ہے۔ تو اُس کی آئینی ذمہ واری گورنمنٹ پر عائد نہیں ہو سکتی۔ لیکن باوجود اس کے میرے نزدیک عورت کا شرف ایک ایسا امر ہے۔ کہ اگر کانگرس والے اس کا خیال نہ بھی رکھیں تو بھی گورنمنٹ کو حتے الوسع اس کا خیال رکھنا چاہیئے۔

میں اس بارہ میں کانگرس کے ارباب حل وعقد سے بھی خط وکتابت کر رہا ہوں۔ اور میرے نزدیک کانگرس کے ذمہ وار حلقہ کو بھی ملکی آزادی کی جدوجہد کے اس حصہ میں عورتوں کے شریک ہونے کو بالکل روک دینا چاہیئے۔ جس کا لازمی نتیجہ جیل خانہ ہو۔ کیونکہ اس طرح خود کانگرس پر بھی بزدلی کا اعتراض آتا ہے۔

آخر میں میں جناب کی توجہ اس امر کی طرف بھی مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ کہ مندرجہ بالا وجوہات کے علاوہ مسز نائیڈو کا رہا کیا جانا موجودہ حالات میں ملک کی فضار کے بہتر بنانے میں بھی بہت ممد ہو سکتا ہے۔

۵۔جون سنہ ۱۹۳۰ء

علماء کی افسوسناک ذہنیت

"آزادی کامل" کے موہوم نشہ سے بدمست ہو کر آج کل بعض علماء کہلانے والے جس طرح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وُہ بہت ہی قابل افسوس اور لائق ملامت ہے۔

حال میں ایک مولنٰنا نے جن کے متعلق یہ راز منکشف ہو چکا ہے۔ کہ وُہ کانگرس کے تنخواہ دار نوکر ہیں۔ بمبئی میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا:۔

"مسلمانوں پر پانچ باتیں فرض ہیں۔ اول نماز۔ دوسرے روزہ۔ چوتھے حج۔ پانچویں آزادی۔ اس کے بعد مولنٰنا نے کہا اگر ان میں سے ایک کو بھی چھوڑ دیں۔ تو یہ چاروں بیکار ہو جاتے ہیں۔ یعنی اگر آپ نے نماز پڑھی۔ روزہ رکھا۔ زکوٰۃ دی۔ حج کیا اور آزادی کے لئے جدوجہد نہیں کی۔ تو یہ چاروں بیکار ہو جاتی ہیں" (نادر بمبئی ۲۸۔مئی)

ان لوگوں کو کبھی یہ توفیق نہ ہوئی۔ کہ ہر ایک مسلمان کے لئے خُدا اور اس کے رسول نے جو فرائض مقرر کئے ہیں۔ ان پر عمل کرانے اور خود عمل کرنے کی کوشش کرتے۔ لیکن آج کانگرس کی ملازمت اختیار کر کے اس آزادی کو مسلمانوں کے لئے فرض بتا رہے ہیں۔ جو کانگرس نے تجویز کی ہے۔ اور اس میں حصہ نہ لینے والے کے لئے خدا کی مقرر کردہ فرائض کی بجا آوری بے کار اور فضول ٹھیرا رہے ہیں۔ حالانکہ کانگرس آزادی کے لئے جو طریق پیش کر رہی ہے۔ وہ سراسر اسلامی تعلیم کے خلاف اور مسلمانوں کی تباہی کا موجب ہے۔

کاش یہ لوگ اپنے ذاتی فوائد کی خاطر مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لئے ایسے شرمناک طریق اختیار نہ کرتے۔

بے حد غم کے بعد بے انتہا خوشی

غموں کا ایک دن اور چار شادی

فسبحان الذی اخزی الاعادی

"ٹربیون" کی کوتہ اندیشی اور کم عقلی نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات والاصفات کے متعلق سراسر جھوٹی افواہ شایع کر کے جماعت احمدیہ کے اس حصہ کے لئے جسے "ٹربیون" کی غلط بیانی کا پتہ لگانے کے لئے کچھ دیر لگی۔ اس قدر غم و الم اور رنج و افسوس پیدا کر دیا جس کا اندازہ لگانا ممکن نہیں۔ اگرچہ "ٹربیون" کے بعد بعض اور اخبارات بھی اس لغویت کے مرتکب ہوئے۔ لیکن "ٹربیون" میں جو کہ ایک ہندو پرچہ ہے اور جس کی اشاعت ہماری جماعت میں کیا دوسرے مسلمانوں میں بھی بہت کم ہوگی۔ اس افواہ کا شایع ہونا تھا کہ آن کی آن میں جنگل کی آگ کی طرح پنجاب کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک پھیل گئی۔ اور جس جس احمدی تک پہونچی۔ دم بخود ہو کر رہ گیا۔ بہت سے احباب جن سے اس افواہ جانکاہ کے بعد ملنے یا ان کے خطوط پڑھنے کا موقعہ ملا۔ ان کا بیان ہے کہ "ٹربیون" کی خبر کان میں پڑتے ہی ان کے ہوش و حواس معطل ہو گئے۔ ہاتھ پاؤں پھول گئے گویائی کی طاقت سلب ہو گئی۔ اور گھر کے لوگوں تک کو بتانا مشکل ہو گیا۔ اور جب بتایا گیا۔ تو گھروں میں کہرام مچ گیا۔ چھوٹے بڑے بوڑھے۔ جوان۔ عورتیں۔ مرد بے تاب ہو کر جلد سے جلد قادیان پہونچنے کی جد و جہد میں لگ گئے۔ چنانچہ جہاں جہاں سے تردید کی اطلاع پہونچنے سے قبل کوئی گاڑی چلتی تھی۔ وہاں کے احباب فوراً روانہ ہو گئے۔ اور جہاں روانگی میں کچھ دیر تھی۔ وہاں سے ضروری و الیسی تار روانہ کر دیئے گئے۔ ادھر قادیان میں جب بیرونی جماعتوں کے اس طرح رنج و الم میں مبتلا ہونے کا علم ہوا۔ تو اس کے ازالہ کے لئے جو کچھ کیا جا سکتا تھا۔ اس کے کرنے میں تمام دفاتر مصروف ہو گئے۔ سٹیشن ماسٹر صاحب قادیان اور سب پوسٹ ماسٹر صاحب قادیان نے بھی اس میں پورا پورا تعاون کیا۔ اور ہر طرف خوشخبری کے برقی گھوڑے دوڑا دیئے گئے۔ خود قادیان میں یہ حالت تھی۔ کہ جس کے کان میں بھی یہ منحوس خبر پڑی۔ وہ باوجود حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خیر و عافیت کا پورا پورا علم اور یقین رکھنے کے حضور کی زیارت کے لئے بے تاب ہو جاتا۔

غرض اس جھوٹی خبر نے ہر اس احمدی کو جس تک یہ پہونچی۔ ایسے رنج و الم میں مبتلاء کر دیا جس کا سامنا ساری عمر میں اسے نہ ہوا تھا۔ بے شک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی وفات جماعت احمدیہ کے لئے بہت ہی بڑا صدمہ تھا۔ اور اس وقت کے رنج و الم کا اندازہ بھی ممکن نہ تھا۔ لیکن اس کے لئے خدا تعالےٰ کی وحی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات جماعت کو بہت عرصہ پہلے سے تیار کر رہے تھے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کی وفات کا صدمہ بھی جماعت کے لئے کوئی معمولی صدمہ نہ تھا۔ لیکن آپ کی عمر اور اس کے ساتھ ہی خطرناک بیماری جماعت کو آپ کی جدائی کی المناک ساعت کی طرف کئی ماہ سے اشارہ کر رہی تھی۔ ان حالات میں جماعت باوجود غم و الم کے کوہ گراں کے نیچے دب جانے کے اپنے خالق و مالک کی رضا کے آگے سربسجود تھی۔ لیکن اس وقت ایک طرف تو یہ حالت تھی۔ کہ نہ صرف جماعت احمدیہ بلکہ تمام مسلمان نہایت خطرناک حالات میں مبتلاء ہونے کی وجہ سے حضور کی راہ نمائی کے اس قدر محتاج تھے جس قدر آج سے پہلے کبھی نہیں ہوئے۔ اور دوسری طرف حضور کی صحت و عافیت کی اطلاعیں شایع ہو رہی تھیں۔ ایسی صورت میں یکایک "ٹربیون" میں ایسی منحوس خبر کا نکلنا جماعت پر آسمان گر پڑنے سے کم نہ تھا۔ اور اس کی وجہ سے جو صدمہ اور غم پہونچا اس کا اندازہ محال ہے۔

جو احباب اس افواہ کو سن کر گھروں سے دیوانہ وار چل پڑے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ وہ غم و الم میں اس قدر کھوئے ہوئے تھے۔ کہ انہیں اتنا بھی معلوم نہ تھا۔ ان کے ساتھ گاڑی میں دوسرے لوگ کون بیٹھے ہیں۔ اور وہ کس کس سٹیشن سے گذر رہے ہیں۔ شدت غم و الم کی وجہ سے آنسو بھی تو نہ نکلتے تھے۔ کہ دل و دماغ کی گرانی کچھ ہی ہلکی ہوتی۔ ایک مدہوشی کا عالم تھا۔ اور خود فراموشی کا سمندر۔ جس میں بہتے چلے جا رہے تھے۔ ہاں جب راستہ میں ہی کسی نے بتایا۔ کہ یہ خبر قطعاً غلط ہے۔ تو اس وقت بے اختیار خوشی کے آنسو نکل آئے۔ لیکن پھر خوشی اور مسرت اس قدر بے انتہا تھی۔ کہ اس کا برداشت کرنا مشکل ہو گیا۔ جس طرح غم و الم کا کوئی اندازہ نہ تھا۔ اور اس نے جسم کا ذرہ ذرہ چور کر دیا تھا۔ اسی طرح اس خوشی کی بھی کوئی حد نہ تھی۔ جو اس غم کو کافور کرنے کا باعث ہوئی۔

اس طرح جماعت احمدیہ کے ایک بہت بڑے حصہ کو غم و الم کے بعد خوشی و مسرت کے بحر بیکراں میں سے گذرنا پڑا۔ اور خدا تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے جس نے اپنی کسی خاص مصلحت کے ماتحت اتنے بڑے رنج و غم کا پہاڑ جماعت کے سر پر رکھا۔ اور پھر اپنے فضل و کرم سے اسے ہٹا کر خوشی و خرمی کی وسیع وادی میں پہونچا دیا۔ الحمد للّٰہ ثم الحمد للّٰہ

اس واقعہ نے جماعت پر جو اثرات پیدا کئے ہیں۔ وہ بہت ہی خوش کن اور عجیب و غریب ہیں۔ اس غم و الم نے جو اس خبر کی وجہ سے پیدا ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق محبت اور اخلاص کو پہلے سے بھی زیادہ بڑھا دیا ہے۔ حتیٰ کہ کئی اصحاب کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ انہوں نے عہد کیا ہے۔ کہ خدمت دین میں ان سے جو کوتاہی ہوئی۔ اس کا پورا پورا ازالہ کریں گے۔ اور اپنی پوری طاقت سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہر ارشاد پر لبیک کہیں گے۔

ہم سمجھتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے مخالفین کی طرف سے یہ خبر شایع کرا کر اور جماعت کو ایک بہت بڑے غم میں مبتلا کرنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو ہی دوبارہ زندگی نہیں بخشی۔ بلکہ جماعت کو بھی تازہ زندگی عطا فرمائی ہے۔ جس کے آثار عاقل بالغ افراد تو الگ رہے۔ بچہ بچہ کے چہرہ سے نمایاں ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ اس وقت جو کہ نہایت ہی نازک اور مشکلات سے پُر وقت ہے۔ ایک نئی زندگی کی ضرورت بھی تھی۔ جو خدا تعالےٰ نے اپنے فضل اور کرم سے عطا فرما دی ہے۔ اور ہم ایک اور ایک دو کی طرح یقین رکھتے ہوئے کہتے ہیں۔ یہ زندگی ہمیں ضرور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کلام کا مصداق بنا دیگی۔ ؎

غموں کا ایک دن اور چار شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اس غم کو تو خدا تعالیٰ نے فوراً ہی دور فرما کر خوشی کا وہ سماں دکھا دیا۔ جس سے ہر رگ و پے میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ اب اور خوشیاں حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم اپنی کوششوں میں اور زیادہ سرگرمی پیدا کریں۔ اور اپنے پیارے امام کی ہر ایک آواز پر لبیک کہتے ہوئے دنیا میں انقلاب عظیم پیدا کر دیں۔

سرحدی مسلمانوں کے آئینی حقوق کی مخالفت ہندوؤں کی طرف سے

ہندوؤں کی اس سے بڑھکر ستم ظریفی اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ خود انہوں نے سرحدی مسلمانوں کو کانگریس کے احکام کی تعمیل میں اور کامل آزادی حاصل کرنے کی خاطر قانون شکنی پر آمادہ کیا۔ لیکن اب جبکہ وہ بے حد نقصان اٹھا چکے۔ اور مصائب اور آلام میں مبتلا ہیں۔ حکومت کو ان کے آئینی حقوق سے بھی اغماض کرنے کا مشورہ دے رہے ہیں۔ چنانچہ ڈیرہ اسمٰعیلخان کے سرکردہ ہندوؤں نے ہز ایکسی لینسی وائسرائے ہند کو ایک برقی پیغام ارسال کیا ہے۔ جس میں سرحدی باشندگان کے متعلق لکھا ہے۔

”ان کی شورش پسند اور فتنہ انگیز روح ابھی تک اصلاح پذیر نہیں ہوئی۔ حقیر سے حقیر باتوں پر وحشیانہ قتل اور شدید جرائم کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ آئینی اصلاحات اور بالآخر حکومت خود اختیاری کا مطالبہ اقتصادی اور جنگی نوعیت کے دلائل کی وجہ سے حماقت میں داخل ہے“

بالآخر یہ مشورہ دیا ہے۔

”ضروری ہے۔ کہ مقامی حکومت وائسرائے کی ہدایات کے مطابق صوبہ سرحد کے پیچیدہ معاملات پر بدستور سابق مؤثر اور ناقابل مزاحمت اقتدار رکھے۔ برطانی حکومت کے اقتدار کو کمزور کرنا بے انتہا خطرناک ثابت ہوگا“

کیا یہ حیرت کا مقام نہیں۔ کہ کانگریسی ہندو سرحد میں کانگریس کے کامل آزادی کے پروگرام پر عمل کرانا تو ضروری سمجھتے ہیں۔ لیکن وہاں آئینی اصلاحات کے اجرا کو خطرناک قرار دیتے ہیں۔ اگر صوبہ سرحد اس قابل ہے۔ کہ وہاں سوارا جیہ قائم کیا جا سکے۔ تو کیا وجہ ہے۔ آئینی اصلاحات خطرناک ثابت ہوں۔ لیکن چونکہ سوارا جیہ سے مراد ہندو راج ہے۔ اس لئے ہندو اس کے لئے تو مسلمانوں کو قربانی کا بکرا بنا رہے ہیں۔ لیکن آئینی اصلاحات کی مخالفت کرتے ہیں۔ اگر ہندوؤں کا یہ مطلب نہیں۔ کہ سوارا جیہ حاصل ہونے پر سرحدی مسلمانوں کو بھی وہ اپنا غلام بنا لیں گے۔ تو بتایا جائے کہ سرحد میں کانگریس کی قانون شکنی کی تحریک کی کسی ہندو نے آج تک مخالفت کی؟ اور کسی نے کہا کہ چونکہ ان لوگوں کی شورش پسند اور فتنہ انگیز روح ابھی تک اصلاح پذیر نہیں ہوئی۔ اس لئے کانگریس انہیں اپنے پروگرام میں شامل نہ کرے۔ اپنا کام نکالنے اور مسلمانوں کو مصائب اور آلام میں مبتلا کرنے کیلئے تو کانگریس نے اپنا سارا زور صرف کر دیا۔ اس وقت ان لوگوں کی شورش پسندی کا خیال تک نہ آیا۔ لیکن جب انکے حقوق کا سوال سامنے آیا۔ تو اس بنا پر مخالفت شروع کر دی؟

موجودہ تحریک کا ایک شرمناک پہلو

موجودہ تحریک قانون شکنی کا سب سے شرمناک پہلو یہ ہے۔ کہ عاقبت نا اندیش نوجوانوں کم سن لڑکوں اور گھروں میں بیٹھنے والی عورتوں کے جذبات کو مشتعل کر کے اسے فروغ دیا جا رہا ہے۔ اور باوجود گاندھی جی کے اس طریق عمل کے کہ انہوں نے قانون شکنی کے لئے جو مہم تیار کی۔ اس میں عورتوں کو شامل کرنے سے انکار کر دیا۔ قریباً ہر جگہ عورتوں کو آگے کیا جا رہا ہے۔ اخلاقی لحاظ سے اس کے نقصان رسان نتائج کی طرف حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے مکتوب بنام وائسرائے ہند میں جو اسی پرچہ میں شایع ہو رہا ہے۔ اشارہ فرمایا ہے۔ حال میں گورنر پنجاب نے بھی زمیندارانِ پنجاب کے وفد کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

”ایک ایسی تحریک کے بل بوتے پر جس میں دوسری تدابیر کے علاوہ خام عقل نوجوانوں سے کام لیا جاتا ہے۔ عورتوں کے جذبات سے کھیلا جاتا ہے۔ اور کم سن لڑکوں کو ملازم رکھکر حصول مقصد کی کوشش کی جاتی ہے۔ جدید وضع کی ایک آزاد حکومت قائم کی جائیگی۔ اب آپ خود ہی خیال کریں۔ کہ ایسی صورت میں آپ کے سیاسی۔ دنیوی۔ اور مذہبی حقوق کا جن کا آپ نے ذکر کیا ہے۔ کیا حشر ہوگا“

فی الواقعہ جو حکومت اس طرح قائم ہوگی۔ وہ ملکی اور اخلاقی لحاظ سے تباہی و بربادی کا باعث ہوگی۔ اسی لئے ہر اس شخص کا جو ملک کے اخلاق کی کچھ قیمت سمجھتا ہے۔ فرض ہے۔ کہ موجودہ تحریک کا مقابلہ کرے؛

روس میں مسلمانوں پر ظلم

ایک مدت سے فضائے عالم میں روسیوں کے مذہب پر خوفناک مظالم کی داستانیں گونج رہی تھیں۔ جنہیں کوئی اہمیت نہ دی جاتی تھی۔ لیکن اب روس کے مسلمانوں کی ایک مجلس نے عربی زبان میں اپنی انتہائی مظلومیت کی داستان شایع کی ہے۔ جو معاصر انقلاب کو براہ راست پہونچی ہے۔ اور اس نے یکم جون کی اشاعت میں اس کا ترجمہ شایع کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ روس میں مسلمانوں کے تمام دینی مدارس بند کر دیئے گئے ہیں۔ قرآن کریم اور اسلامی کتب کی اشاعت کے لئے مسلمانوں کا ایک عظیم الشان مطبع تھا جسے ضبط کر لیا گیا۔ تمام اسلامی کتب خانے تباہ کر دیئے گئے۔ اگر کوئی سرکاری ملازم نماز پڑھے یا روزہ رکھے۔ تو اسے ملازمت سے علیٰحدہ کر دیا جاتا ہے۔ اگر اسلامی طریق پر زوجین نکاح کریں۔ تو انہیں سزا دی جاتی ہے۔ عید کے موقعہ پر اشتراکی مساجد کے پاس جمع ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گندی گالیاں دیتے ہیں۔ مسجدوں کے قریب خنزیر قتل اور سکولوں کے مسلمان طلباء کو لحم الخنزیر کھانے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ حج کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ مذہبی جماعت کو تمام حقوق انسانیت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ روس میں قریباً ۲۵ ہزار مسجدیں تھیں۔ جن میں سے اکثر رقص گاہوں۔ کلبوں اور شراب خانوں میں منتقل کر دی گئی ہیں وغیرہ وغیرہ۔

یہ اس طرز حکومت کا ایک ادنیٰ سا خاکہ ہے۔ جسے ہندوستان کے بعض عاقبت نا اندیش اس قدر پسند کرتے ہیں۔ کہ ہندوستان میں اسے رائج کرنیکے خواب دیکھ رہے ہیں۔ اور ان لوگوں سے نسبت پیدا کرنے کے لئے ہندوستان کے بعض لوگ۔ جن میں مسلمان کہلانے والے لیڈر بھی شامل ہیں۔ اپنے نام کے ساتھ ”کامریڈ“ اور ”رفیق“ کے الفاظ نہایت فخر سے لکھتے ہیں۔

خدا کی ہر چیز فائدہ رساں ہے

دنیا میں اسلام نے ہی سب سے پہلے ربنا ما خلقت ھٰذا باطلا۔ کہکر یہ حقیقت صادقہ روشن کی ہے۔ کہ ہر چیز خواہ بظاہر کس قدر بے فائدہ بلکہ نقصان رسان نظر آئے۔ اپنے اندر ضرور بعض فوائد اور منافع رکھتی ہے۔ اور در اصل باری تعالیٰ کا منشاء ہر چیز کی پیدائش سے یہی ہے۔ کہ تا دنیا اس کے فوائد سے متمتع ہو۔

اس پُر حکمت بیان پر اہل دنیا نے مدتوں ہنسی اڑائی۔ لیکن جوں جوں عقلی اور دماغی ترقی ہو رہی ہے۔ یہ بات پایہ ثبوت تک پہونچ رہی ہے۔ اور اب تک بے شمار ایسی چیزوں کے فوائد کا دنیا اعتراف کر چکی ہے۔ جنہیں سخت مضر قرار دیا جاتا تھا۔

حال میں معلوم ہوا ہے۔ کہ مشرقی افریقہ کی بعض وحشی اقوام سانپ کو مختلف بیماریوں کے علاج میں بطور دوا استعمال کرتی ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔ ”سانپ رکھنے والے لوگ اپنے قبیلے کے ڈاکٹر سمجھے جاتے ہیں۔ متعدد بیماریوں میں سانپ کی بنی ہوئی دوائیاں استعمال کرتے ہیں۔ سانپ کے سر کو بعض درختوں کے پتوں میں لپیٹ کر جلاتے ہیں۔ یا سانپ کی کھال کو کسی درخت کے دودھ میں بھگو کر دھوپ میں سکھاتے ہیں۔ اور کئی دن کے بعد جب وہ سوکھ جاتی ہے۔ تو اس سے ایک قسم کا پوڈر بنا لیتے ہیں۔ یہ بھی دوائی کے طور پر استعمال ہوتا ہے“ (رحمت۔ ۲۳ر مئی)

موجودہ شورش کے خلاف احمدی جماعتوں کے جلسے

جماعت احمدیہ انبالہ

جماعت احمدیہ انبالہ شہر کے خاص اجلاس منعقدہ ۳۰ مئی ۱۹۳۰ء میں حسب ذیل ریزولیوشنز متفقہ طور پر پاس ہوئے۔

ہم ممبران جماعت احمدیہ جو قادیان سے تعلق رکھتے ہیں۔ موجودہ خلاف قانون شورش کو دلی نفرت وحقارت سے دیکھتے ہیں۔ اگرچہ آزادی وطن کی خواہش میں ہم کسی دوسرے سے پیچھے نہیں۔ لیکن موجودہ شورش چونکہ مخرب اخلاق اور ملکی مفاد کے منافی ہے۔ اس لئے ہم اسے ناپسند کرتے ہیں۔ اور ہر صورت میں اس کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کی ہدایات کے ماتحت ہم حکام کے ساتھ ہمیشہ تعاون کرنے پر آمادہ ہیں۔ امید ہے۔ کہ ہماری اس پیشکش کو رسمی تصور نہ کیا جائیگا۔ بلکہ جب بھی موقعہ آئے۔ حکام ہم سے موجودہ شورش کو فرو کرنے کے لئے کام لینگے۔

جماعت احمدیہ لنگر وعہ

(۱) موجودہ شورش جو قانون کے خلاف کی جا رہی ہے۔ ہم جماعت احمدیہ کے لوگ جو قادیان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسے سخت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور گو ہم اپنے ملک کی آزادی کی خواہش میں کسی دوسرے سے پیچھے نہیں ہیں۔ لیکن پھر بھی خلاف قانون اور شورش انگیز ذرائع کا استعمال چونکہ اخلاق کو بگاڑتا اور ملک کے فوائد کے خلاف ہے۔ ہم اسے نہایت برا خیال کرتے ہیں۔ اور ان کے مقابلہ کے لئے ہر صورت میں تیار ہیں۔ اور اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے ماتحت حکام کے ساتھ پوری طرح تعاون کرنے کے لئے آمادہ ہیں۔ اور امید کرتے ہیں۔ کہ ہمارا اس طرح اپنے آپ کو پیش کرنا رسمی نہیں سمجھا جائیگا۔ بلکہ جب بھی ضرورت ہو حکام ہم سے طوائف الملوکی کا مقابلہ کرانیکے لئے کام لینگے۔

(۲) اس ریزولیوشن کی ایک ایک نقل بحضور جناب وائسرائے بہادر۔ جناب گورنر صاحب بہادر پنجاب وجناب کمشنر صاحب بہادر جالندھر ڈویژن وجناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر و جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر پولیس ضلع جالندھر اور ایک نقل برائے اشاعت اخبار الفضل قادیان ضلع گورداسپور بذریعہ ڈاک ارسال کی جائے۔ (دلاور علیخان احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ لنگروعہ)

جماعت احمدیہ کلانور

جماعت احمدیہ کلانور کے ایک جلسہ عام میں کانگریس کی موجودہ شورش کے خلاف ریزولیوشن پاس کرکے اس کی نقول بحضور وائسرائے ہند۔ بحضور گورنر پنجاب۔ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر و سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور کو ارسال کی گئیں۔ (مرزا مبارک بیگ سکرٹری)

جماعت احمدیہ کڑیال (امرتسر)

۲۳ مئی ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت چوہدری اللہ داد خان صاحب ضلعدار نہر منعقد کیا گیا جس میں حالات حاضرہ پر روشنی ڈالتے ہوئے کانگریس کی موجودہ شورش کے خلاف ریزولیوشن پاس کرکے اس کی نقول وائسرائے ہند گورنر پنجاب ڈپٹی کمشنر امرتسر۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس امرتسر کو ارسال کردی گئیں۔ اس کے علاوہ ہم نے ایک پبلک کمیٹی بنائی ہے۔ جس کا میں سکرٹری ہوں۔ متفرق دیہات میں اس کے تین جلسے ہو چکے ہیں۔ ایک جلسے میں آٹھ دیہات کے لوگ شامل ہوئے۔ اور دوسرے میں گیارہ اور تیسرے میں بارہ دیہات کے لوگ شامل ہوئے۔ اور لوگوں پر اچھا اثر ہوتا رہا۔

(خاکسار۔ (چوہدری) غلام محمد سکرٹری جماعت احمدیہ کڑیال

انجمن احمدیہ لالہ موسیٰ

۲۳ مئی ۱۹۳۰ء کو انجمن احمدیہ لالہ موسیٰ کا جلسہ منعقد ہوکر باتفاق رائے حسب ذیل ریزولیوشنز پاس ہوئے۔

(۱) ہم جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ بمعہ دیہات جو کہ قادیان سے تعلق رکھتے ہیں۔ موجودہ شورش کو جو قانون کے خلاف کی جا رہی ہے سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور گو ہم بھی اپنے ملک کی آزادی کی خواہش میں کسی دوسرے شخص سے پیچھے نہیں۔ لیکن پھر بھی خلاف قانون اور پر شورش ذرائع کا استعمال چونکہ اخلاق کو بگاڑتا ہے۔ اور ملک کے فوائد کے خلاف ہے۔ ہم اسے ناپسند کرتے ہیں۔ اور ان کے مقابلہ کے لئے ہر صورت میں تیار ہیں۔ اور اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق اور ماتحت حکام کے ساتھ تعاون کرنے کو تیار ہیں۔ اور امید کرتے ہیں۔ کہ ہمارا اس طرح خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا رسمی نہیں سمجھا جائیگا۔ بلکہ جب بھی ضرورت ہو۔ حکام ہم سے طوائف الملوکی کا مقابلہ کرنے کے لئے کام لینگے۔

(۲) پاس ہوا۔ کہ اس کی اطلاع جناب وائسرائے صاحب بہادر۔ گورنر صاحب پنجاب۔ ڈپٹی کمشنر صاحب و سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس گجرات و مرکز قادیان کو روانہ کی جاویں۔ (خاکسار۔ حکیم محمد قاسم سکرٹری انجمن احمدیہ لالہ موسیٰ)

جماعت احمدیہ خانانوالی میانوالی (سیالکوٹ)

۲۸ مئی ۱۹۳۰ء زیر اہتمام انجمن احمدیہ خانانوالی میانوالی کوٹ باجوہ کا عام اجلاس زیر صدارت چوہدری نصراللہ خان صاحب منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پیش ہوکر پاس ہوئے۔

(۱) جماعت احمدیہ جو قادیان سے تعلق رکھتی ہے۔ موجودہ خلاف قانون شورش کے خلاف سخت نفرت کا اظہار کرتی ہے۔ اور گو ہم اپنی ملکی آزادی کی خواہش میں کسی دوسرے سے پیچھے نہیں۔ لیکن پھر بھی خلاف قانون اور پر شورش ذرائع کا استعمال چونکہ اخلاق کو بگاڑتا اور ملک کے فوائد کے خلاف ہے۔ ہم اسے ناپسند کرتے ہیں۔ اور ان کے مقابلہ کے لئے ہر صورت میں تیار ہیں۔ اور اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی ہدایات کے مطابق اور ماتحت حکام کے ساتھ پوری طرح تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور امید کرتے ہیں۔ کہ ہمارا اس طرح خدمت کے لئے اپنے آپکو پیش کرنا رسمی نہ سمجھا جائیگا۔ بلکہ جب بھی ضرورت ہو۔ حکام ہم سے طوائف الملوکی کا مقابلہ کرنے کے لئے کام لینگے

(۲) آزادی حاصل کرنے کے لئے بہترین تجویز وہ ہے۔ جو وائسرائے ہند نے پیش کی ہے۔ کہ سائمن کمیشن کی رپورٹ شائع ہونے کے بعد ایک گول میز کانفرنس ہو جس میں ہندوستان کے نمایندے شریک ہوں۔ موجودہ وائسرائے ہند جو نیک دل اور مدبر حاکم ہیں۔ اور ہندوستان کے بڑے خیر خواہ ہیں وہ اس کے لئے لندن گئے۔ اور ہندوستان کے لئے کام کیا۔ مگر اس تجویز کی بھی کانگریس نے مخالفت کی حالانکہ ہندوستان کے لئے اس سے بہتر کوئی تجویز نہیں ہوسکتی۔

(۳) جماعت احمدیہ کا یہ جلسہ عام حضور وائسرائے ہند کی خدمت میں التماس کرتا ہے۔ کہ انگلستان کے ساتھ مسلمانوں کے تعلقات مستحکم کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ گول میز کانفرنس میں مسلمانوں کی ہر قسم کی سیاسی خیالات کی جماعتوں کو نمایندگی کا موقعہ دیا جائے۔

(۴) جماعت احمدیہ کا یہ جلسہ کانگریس اور ہندوؤں کی ایسی ذہنیت کے خلاف اظہار ناپسندیدگی کرتا ہے۔ جو کہ انکی طرف سے مسلمانوں کے حقوق تلف کرنے کے متعلق ظاہر ہو رہی ہے۔

(۵) یہ جلسہ تجویز کرتا ہے۔ کہ اس جلسہ کی کارروائی حضور وائسرائے ہند۔ گورنر پنجاب۔ ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس سیالکوٹ اور پریس کو بھیجی جائے۔

(خاکسار۔ سکرٹری انجمن احمدیہ)

الفضل } بقیہ انجمنوں کی قراردادیں آیندہ درج کی جائیں گی۔ احباب مطمئن رہیں۔

مسلمانوں کو اُن کے مطالبات کے متعلق تسلی

وائسرائے ہند کی خدمت میں مسلمان زمینداران پنجاب کا وفد

ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند کا جواب

ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند کی خدمت میں ۴ جون ۱۹۳۰ء زمینداران پنجاب کا ایک وفد بصدارت سر نواب ملک خدا بخش صاحب پیش ہوا۔ جس میں جماعت احمدیہ کی طرف سے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور جناب مفتی محمد صادق صاحب شامل ہوئے۔ ہز ایکسیلنسی نے وفد کے اس واضح یقین دلانے پر کہ مسلمان قانون کی عزت کو برقرار رکھنے کے لئے حکومت کی مدد پر آمادہ ہیں۔ اور داناؤں کی طرح آئینی اور پُرامن ذرائع سے ملک کی ترقی کے لئے کوشاں ہیں۔ اطمینان کا اظہار کیا اور اپنی تقریر میں فرمایا

مسلمانوں کے مطالبات ضرور منظور ہونگے

صوبجات کے لئے وسیع پیمانہ پر خود اختیاری حکومت عمل میں لانے کے سوال کے بارے میں ہز ایکسیلنسی نے عنقریب شائع ہونے والی سائمن رپورٹ کا ذکر کیا۔ اور اُن کو یقین دلایا۔ کہ جنگ میں پنجاب کی قربانیاں فراموش نہ کی جائیں گی۔ اور مسلمانان پنجاب کو اس بات کا خوف نہ کرنا چاہیئے۔ کہ ان کے جائز مطالبات منظور ہوئے بغیر رہ جائیں گے۔

فلسطین کا مسئلہ

فلسطین کے حالات کے متعلق لارڈ اروِن نے پُرزور الفاظ میں کہا۔ کہ ملک معظم کی حکومت کی واضح حکمت عملی آبادی کے ہر طبقہ کے دینی و دنیوی حقوق و اسکی تحفظ کرنا ہے۔

اہل سرحد کی شکایات کا ازالہ

پشاور کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے ہز ایکسیلنسی نے وفد کو سلیمان تحقیقاتی کمیٹی کا حوالہ دیا۔ اور اسے آگاہ کیا۔ کہ جب تک کمیٹی تحقیقات نہ کرے۔ غیر مصدقہ اطلاعات پر یقین نہ کیا جائے بدامنی کے اسباب کے متعلق وائسرائے نے یقین دلایا۔ کہ ان امور کی طرف حکومت کی توجہ پُوری طرح سے مبذول ہے۔ اور سرحد کے لوگوں کے نظام حکومت کے بارے میں جو شکایات ہیں انکو جو ظاہر کی جائیگی۔ دور کرنے کے لئے ضروری کارروائی کی جائیگی۔

سر فضل حسین غور کر رہے ہیں

صوبہ سرحد کو دوسرے صوبجات کے مساوی حقوق عطا کرنے کے متعلق ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے اعلان کیا۔ کہ حال ہی میں اس صوبہ کے دورہ سے واپس آنے کے بعد اور موجودہ افسوسناک بدامنی کے رونما ہونے سے قبل انہوں نے سر فضل حسین سے اس سوال پر غور کرنے کی درخواست کی تھی۔ تاکہ سائمن رپورٹ کے پہونچنے کے بعد حکومت اپنے فیصلہ پر پہونچنے میں زیادہ وقت ضائع نہ کرے۔ سر فضل اب ایک کمیٹی کی صدارت فرما رہے ہیں۔ جو اس مسئلہ پر ہر پہلو سے دوبارہ غور کرنے میں سرگرمی سے مصروف ہے۔ جب اس معاملہ پر ملک معظم کی حکومت کے سامنے سفارشات پیش کی جائینگی۔ تو اس صوبہ کے نظام حکومت کے متعلق قدرتی مطالبات پر ہمدردی کے ساتھ غور کیا جائیگا۔ نیز آپ نے کہا۔ کہ وہ اس امر کے متعلق ضروری کارروائی کر رہے ہیں۔ کہ اس صوبہ کے لوگوں کو براہ راست کانفرنس میں اپنے خیالات پیش کرنے کا موقعہ دیا جائے۔

موجودہ بدامنی کا کوئی اثر نہ ہوگا

لارڈ اروِن نے اس بات کی تردید کی۔ کہ موجودہ بدامنی کے پیش نظر حکومت نے ہندوستانیوں کی خواہشات کو پورا کرنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ نظام حکومت سب سے پہلے تعاون پر جس کی بنا ہندوستانی اور برطانوی لوگوں کے باہمی اعتماد پر ہو۔ اور دوسرے قائم شدہ حکومت کے اقتدار کو بحال رکھنے پر منحصر ہے۔

اگر باہمی اتفاق سے تصفیہ کی امیدیں پوری ہونی شروع ہوگئیں۔ تو سول نافرمانی کرنے والے ایک دفعہ پھر دلائل و براہین کا رویہ اختیار کرنے پر طیار ہو جائیں گے۔

الفضل:۔ ہز ایکسیلنسی کی یہ تقریر بہت کچھ تسلی بخش ہے۔ اور مسلمانوں کو یقین رکھنا چاہئیے۔ کہ گورنمنٹ اپنے وعدوں کو نہ صرف خوش اسلوبی سے تمام کریگی بلکہ جلد سے جلد پورا کرنے کی کوشش کرے گی۔

اخبار ٹربیون کی بے احتیاطی

کے خلاف

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا جلسہ

اخبار ٹربیون نے اپنی بے احتیاطی سے مختلف مقامات کی احمدیہ جماعتوں کو جو رنج اور صدمہ پہونچایا ہے۔ اس کا اظہار وُہ اپنے خاص جلسوں میں کر کے روئداد برائے اشاعت بھیج رہی ہیں۔ لیکن چونکہ عدم گنجائش کی وجہ سے ان کا شائع کرنا مشکل ہے۔ اس لئے صرف ایک مقام کی رپورٹ بطور مثال شائع کی جاتی ہے:۔

۴ جون ۱۹۳۰ء کو انجمن احمدیہ سیالکوٹ شہر کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا جس میں حسب ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوا۔

ہم ممبران انجمن احمدیہ سیالکوٹ کو ٹربیون ۲۴ جون میں حرکت قلب بند ہو جانے سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی وفات کی خبر پڑھکر انتہائی افسوس اور اذیت ہوئی۔ یہ دیکھکر کہ ایسی اہم خبر کو بغیر تحقیق و تفتیش کے شائع کر دیا گیا ہے۔ ہمارا رنج اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح دُنیا کی ان معدودے چند اہم شخصیتوں میں سے ایک ہیں۔ جنکے متعلق اس قسم کی خبر ہر ممکن احتیاط اور تحقیق و تنقیح کے بعد شائع ہونی چاہیئے۔ اس حقیقت سے کہ قادیان کے لاہور سے بالکل قریب ہونے کی وجہ سے اس خبر کی تصدیق کوئی مشکل امر نہ تھا۔ ٹربیون کے خلاف ہمارے دلوں میں جذبات نفرت اور بھی زیادہ ہو گئے ہیں۔

ٹربیون کو اس خبر کی اشاعت سے قبل اس بات کو مدنظر رکھنے ہوئے کہ اس سے حضرت خلیفۃ المسیح کے لاکھوں خدام کے جذبات بے حد مجروح اور اُن کے قلوب مغموم و حزین ہونگے۔ اس کی اہمیت اور اس کی اشاعت کے نتائج کا پورا پورا اندازہ کر لینا چاہئے تھا وُہ زیادہ سے زیادہ یہ کر سکتا ہے۔ کہ اس خبر کی تردید کرے اور اس کے لئے معذرت خواہ ہو۔ لیکن یہ سب کچھ اس نقصان کی تلافی نہیں کر سکتا۔ جو اس خبر کی اشاعت سے ہُوا ہے۔ ان تمام باتوں کے علاوہ دیانتدارانہ صحافت کا اقتضاء ہے۔ کہ ہر اخبار کا ایڈیٹر اس میں شائع ہونے والی باتوں کے متعلق پوری پوری احتیاط کرے۔ اور ہمیں سخت افسوس ہے۔ کہ ایڈیٹر ٹربیون اپنے اس فرض کی ادائیگی سے بہت بُری طرح قاصر رہا ہے۔ اس لئے ہم ہر ایک معقول آدمی سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ ٹربیون ۴۔ جون کے خلاف ہمارے جذبات نفرت کی تائید کرے۔

علاوہ ازیں فیصلہ ہوا۔ کہ اس ریزولیوشن کی نقل الفضل سیاست۔ ٹربیون۔ انقلاب۔ مسلم آؤٹ لک۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بھیجی جائے۔

مکرمی السلام علیکم

سپورٹس کی اشیاء رعایتی قیمتوں پر (احمدی) فرم سے خرید فرمادیں۔ نیچے سارٹیفکیٹ ملاحظہ فرمادیں۔

اشیاء	قیمت
والی بال کیس زرد رنگ ۱۲ پیس اول درجہ	فی عدد سے
" " " دوم	عہ
" رنگین سرخ و سبز اول "	۸ عہ
" نیٹ عمدہ اول درجہ فیتہ دوطرفی	صہ
" " دوم " " یکطرفہ	للعہ
" " " سوم " " "	سے
بلیڈر نمبر ۵ والی بال کے ڈسلی کیٹر بیسٹ رجسٹرڈ	۱۲
ہاکی سٹکس لیدر سیون اول درجہ رگ دار بلیڈ عمدہ قسم	۸ سے
" " دوم " دو درجہ بلیڈر	سے
" لیدر بونڈ اول " رگ دار بلیڈر عمدہ قسم	۸ عہ
" " دوم " درجہ دوم بلیڈر کیس	عہ
ہاکی بال سفید چمڑہ اول " ریکارڈ کروں	۸ عہ
" " " دوم "	عہ
" " " سوم " پاپولر	۸ ہر
" کمبو بال کاک کریسٹ	۸ ہر

سارٹیفکیٹ۔ لیہ لداخ کشمیر ۲۷ اپریل ۱۹۳۰ء۔ مکرم بندہ سلامت۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ سے ماہ اکتوبر ۱۹۲۹ء میں پولوٹینس کا سامان اپنے اور اپنے بعض احباب کے استعمال کیواسطے منگوایا تھا۔ اچھی حالت میں پہنچ گیا تھا۔ مگر برف باری کیوجہ سے اسوقت تک استعمال نہ کر سکے۔ اب چند روز سے استعمال کرنا شروع کیا ہے۔ سب سامان بہت عمدہ اور حسب منشاء ہیں۔ اور سب احباب نے پسند کیا ہے۔
(خاکسار۔ خواجہ غلام محمد احمدی سپیشل چیرس آفیسر لیہ لداخ)

تپ دق و ذیابطیس کا سنیاسی علاج

تپ دق۔ یہ مہلک اور تباہ کن مرض جس گھر میں اپنا قدم جماتا ہے۔ نہ صرف مریض ہی کو ہلاکت تک پہنچاتا ہے۔ بلکہ اس گھرانے کے باقیماندہ اراکین بھی اس کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ہم نے بڑی لمبی تجربہ کی عمر کے بعد اس کا مجرب تیر بہدف سنیاسی نسخہ نکالا ہے جو دم مسیحائی رکھتا ہے یعنے تین روز دوائی استعمال کرنے کے بعد کھانسی کو آرام ہو جاتا ہے اور ایک ہفتہ تک بخار سے بھی انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہو جاتی ہے قیمت (للعہ)

ذیابطیس۔ پیشاب بار بار بکثرت آنا اور پیاس بہت لگنا جسم کی تمام چربی خارج ہو جانا مریض کو چند ہی دنوں میں زندگی سے مایوس کر دیتی ہے۔ ہماری دوائی صدہا مریضوں پر آزمودہ ہے۔ ایک ہفتہ میں انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہو جاتی ہے۔ قیمت پانچ روپے (للعہ)

ملنے کا پتہ

فاروقی سنیاسی
احمدی شہر سیالکوٹ پنجاب

پیام صحت (رجسٹرڈ) مشتمل بر دو جلد

طب ہومیوپیتھی کی جامع ولاجواب تصنیف باتصویر بڑی تقطیع ضخامت ۷۰۰ صفحات۔ جلد اول: درباره تشریح جسم انسانی و افعال الاعضاء، حفظان صحت، فلسفہ طب ہومیوپیتھی۔ طریق تشخیص امراض طریق دواسازی و خواص الادویہ۔ قیمت آٹھ روپے۔ جلد دوم: در بارہ علم العلاج۔ علامات و اسباب مرض تشریح العلامات دایہ گری و طبی لغات۔ قیمت ۱۲ روپے۔

رعایت۔ ہر دو کے خریدار سے صرف اٹھارہ روپے۔ علاوہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ:۔ **ہومیوپیتھک میڈیکل ہال چھاؤنی فیروزپور۔**

ایک باموقعہ زمین قابل فروخت ہے

ایک صاحب ۲ ۱/۲ کنال زمین جو مسجد نور قادیان کے غربی جانب جامع احمدیہ کے متصل واقع ہے۔ فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ اس قطعہ میں سے کچھ رقبہ ۵۰ روپیہ فی مرلہ کے حساب سے پیشتر ازیں فروخت ہوا ہے۔ مگر اب بعض فوری ضرورتوں کی بناء پر وہ اس اراضی کے بقیہ رقبہ کو ۴۰ روپیہ فی مرلہ کے حساب سے فروخت کرنے پر آمادہ ہیں۔ ضرورتمند اصحاب خاکسار سے خط و کتابت فرمادیں۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد۔

رشتہ مطلوب ہے

ایک نارمل پاس نوجوان احمدی مدرس کیلئے رشتہ درکار ہے۔ جو جاٹ قوم کا زمیندار اور ضلع گجرات کا باشندہ ہے۔ گذارہ اچھا ہے۔ خواہشمند احباب چوہدری فضل احمد اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس کھاریاں ضلع گجرات کے ساتھ خط و کتابت کریں۔

ڈاکٹر

محمد عبدالرحمن صاحب آئی ایم۔ ڈی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے کنگ آف ٹانکس کے اجزاء کو دیکھا ہے۔ جو کہ قیمتی اور بہترین ادویہ کا بنایا ہوا گولیوں کی صورت میں مفید مرکب ہے۔ کنگ آف ٹانکس اعصابی کمزوری کے استعمال کرانے سے مفید پایا۔ قیمت ۶۰ گولی عہ ۱۳۰ گولی للعہ روپے معہ محصولڈاک۔ (تیار کردہ) **فیض عام میڈیکل ہال قادیان دارالامان**

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ انکو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کیلئے حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب مرحوم شاہی حکیم کی مجرب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب مقبول اور مشہور ہیں۔ اور ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت اور اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ۔ (عہ)

شروع حمل سے آخر رضاعت تک قریباً ۹ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ ایک دفعہ منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائیگا۔

ملنے کا پتہ:۔ **عبدالرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب**

ہول سیل

کراؤن لیمپ پٹرومکس لیمپ ہر قسم کا پرائمس اسٹو اور اس کا جملہ سامان اور جملہ ڈیزائن کے لالٹین (یعنی قندیل)، اور ہر قسم کی بیٹری اس کا مصالحہ سلور سگار لائٹ اور بیٹری والے پھول وغیرہ وغیرہ کے۔

بیحد ارزاں ہول سیل سپلائر

فہرست نہیں ہے۔ جس چیز کی ضرورت ہو۔ نام لکھکر قیمت وغیرہ دریافت کر لیں۔

ملنے کا پتہ:۔ **ایل۔ ایچ۔ ایم۔ اینڈ کمپنی مانڈوی نمبر ۳ بمبئی**

ایک پادری صاحب کے اعتراضات کے جوابات

حضرت مسیح موعودؑ کی آمد

اعتراض ۱:- مرزا صاحب کے آنے سے مسلمانوں پر یہ وبال پڑا۔ کہ مسلمانوں کی رہی سہی سلطنتیں بھی تباہ ہو گئیں۔

جواب ۱:- ا- سیدنا حضرت مرزا صاحب مسیح موعود ہیں۔ مسیح موعود کے مومن اور کافر دونوں فریق برابر نہیں ہو سکتے۔ مسلمان کہلانے والوں کی حکومتیں اور سلطنتیں اگر سیدنا حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لانے کے بعد تباہ ہوئی ہیں۔ تو اعتراض درست۔ لیکن اگر بحالت انکار تباہ ہوئیں۔ تو یہ تو وبال کفر ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کی دلیل ہے۔

ب- مسیح اسرائیلی جب دنیا میں ظہور فرما ہوئے۔ تو قوم یہود جن کی طرف آپ رسول ہو کر آئے تھے۔ ان کے کفر و انکار سے یہود کی حکومتیں اور سلطنتیں ترقی پذیر ہوئیں۔ یا تباہ و برباد۔ اگر یہ سچ ہی ہے۔ کہ تباہ و برباد ہوئیں۔ حتیٰ کہ آج یہود کے لئے مسیح اسرائیلی کی طرح کہیں سر رکھنے کی جگہ بھی نہیں میسر آتی۔ جو ان کی حکومت کے لحاظ سے ان کی طرف منسوب ہو سکتی ہو۔ تو پھر مسیح کے آنے سے یہود کو کیا برکت ملی۔ کہ جس قوم کے لئے آپ رسول ہو کر آئے۔ وہ حکومتوں اور سلطنتوں سے ہمیشہ کے لئے محروم کر دی گئی۔ بس جو جواب پادری سلطان محمد صاحب اس اعتراض کا دیں۔ وہی جواب ہماری طرف سے سمجھیں۔

مسلمانوں پر قرض

اعتراض نمبر ۲:- اہل اسلام نے انیس کروڑ روپیہ قرضہ دینا ہے۔ جس کا سود پڑتا ہے۔

جواب نمبر ۲:- ا- جو لوگ مسلمان کہلا کر پھر سودی قرضہ کا لین دین کریں۔ قرآن کریم کے ارشاد کے رو سے فاذنوا بحرب من اللہ و رسولہ کے الفاظ میں ایک مخالفانہ چیلنج ہے۔ ایسے مسلمان کیا خدا کے لئے حرب اور جنگ کی طیاری کا سامان پیش کرتے ہوئے اللہ اور رسول کی کامل اطاعت کے برکات کے وارث ہو سکتے ہیں۔ بس اگر انیس کروڑ روپیہ سودی قرضہ کے لین دین کا نتیجہ ہے۔ تو بہ الفاظ دیگر یہ تو اسلام کی تعلیم کی مخالفت کا ثمرہ ہے۔ پھر کیا ایسے مسلمان اسلام کی تعلیم اور سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی ہدایت پر عامل ہونے سے اس ابتلاء اور مصیبت میں مبتلاء ہوئے یا اسی تعلیم اور ہدایت کو ترک کرنے سے۔ سودی قرضہ کا لین دین خود بتاتا ہے۔ کہ تارک ہونے سے نہ کہ عامل ہونے سے۔ پس اسلام یا مسیح الاسلام کا دامن ایسے اعتراضات کی ناپاک آلائش سے آلودہ اور ملوث نہیں ہو سکتا۔

ب- معلوم نہیں۔ کہ معترض نے سودی قرضہ کی بناء پر اہل اسلام کو اعتراض کا کیوں نشانہ بنایا۔ اگر سودی قرضہ کا لین دین معترض کے نزدیک قابل اعتراض امر ہے جس سے اہل اسلام یا مسیح الاسلام پر اعتراض پڑتا ہے۔ تو میں پوچھتا ہوں۔ عیسائی دنیا تو اس اعتراض سے بالکل پاک اور صاف ہے۔ اور اگر پاک نہیں۔ اور یقیناً پاک نہیں۔ نہ صرف عیسائی قوم ہی جو بحالت رعایا ہے۔ بلکہ عیسائی حکومتیں بھی قرضدار اور سودی قرضہ کا معاملہ اور لین دین رکھنے والی ہیں۔ تو سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ پادری سلطان محمد کو عیسائی ہو کر اور خود اعتراض مذکور کا نشانہ بننے کے باوجود دوسرے مذہب والوں پر اعتراض کرنے کی کیا سوجھی۔ اور اگر سودی قرضہ کا لین دین صداقت مسیح پر زد ڈالتا ہے۔ تو عیسائیوں کے سودی قرضہ کے معاملہ سے پہلے خدا و ند یسوع پر بجور د پڑتی ہے۔ اس کا ازالہ چاہیئے بعد میں دوسروں کی طرف بصورت ضرورت توجہ کرنا چاہیئے۔ تا خود را فضیحت و دیگراں را نصیحت والی ضرب المثل آپ پر صادق نہ آئے۔

مسیح موعودؑ سلامتی کا شہزادہ ہے

اعتراض نمبر ۳- مسیح موعودؑ سلامتی کا شہزادہ ہے۔ اس کے نزول سے اس قدر وسعت ہوگی۔ کہ کوئی محتاج نہ رہیگا۔ جو صدقہ قبول کرے۔ برخلاف اس کے مسلمان نہایت ذلیل و خوار ہیں۔ یہ مرزا صاحب کی سبز قدمی کا نتیجہ ہے۔

جواب نمبر ۳۔ ا- سیدنا حضرت مرزا صاحب بحیثیت مسیح موعود واقعی سلامتی کے شاہزادہ ہیں۔ اور آپ کے نزول سے واقعی دنیا کو دینی اور دنیوی برکات کی وسعت نصیب ہوئی۔ آپ کے آنے سے پہلے دنیا کے حالات کا علم رکھنے والے جانتے ہیں۔ کہ دنیا کیا سے کیا ہو گئی تھی دنیا جہان سے اسباب کے ظہور سے ایک شہر کا حکم رکھتا ہے۔ جنگلات کثرت انہار کی تعمیر سے سرسبز اور آباد بلکہ بستانی حیثیت میں رونما ہو گئے۔ کثرت مال و زر اور کثرت پیداوار اور کثرت کاروبار و تجارت در وزگار جس قدر آپ کے ظہور سے ظہور پذیر ہوا۔ اس کی نظیر پہلے زمانوں میں نہیں ملتی۔ پہلے زمانوں کی بے روزگاری اور بے کاری اور گداگری کے سامنے موجودہ زمانہ کے حالات رکھ کر موازنہ کرو۔ تمہیں معلوم ہو جائیگا۔ کہ صدقہ اور خیرات کے لئے وہ لوگ جو پہلے زمانوں میں کثرت کے ساتھ پائے جاتے تھے۔ آج اس زمانہ میں اس قلت کے ساتھ ہیں۔ کہ جیسے بحکم النادر کالمعدوم نفی کے معنوں میں ہی سمجھنا چاہیئے۔

پھر دینی حقائق اور معارف کے خزانے جو آپ کی آمد پر دنیا میں تقسیم کئے گئے۔ اور ان کے ساتھ بطور تحدی انعامات کی رقوم کثیرہ بھی پیش کی گئیں۔ مگر مخالفوں نے انکے لینے سے انکار کیا۔ براہین احمدیہ کے ساتھ دس ہزار روپیہ اور اعجاز احمدی کے ساتھ دس ہزار روپیہ اور اشتہار متعلق لفظ مسیح از کتب احادیث بیس ہزار روپیہ کے ساتھ شائع کیا گیا۔ لیکن کسی نے یہ روپیہ لینے کے لئے ہمت نہ دکھائی۔ پھر حقائق قرآنیہ اور معارف فرقانیہ جو کعبۃ اللہ کے خزانہ کا روحانی مال تھا۔ اس سے فائدہ اٹھانے کی کس نے کوشش کی۔

اس آسمانی مائدہ کے لئے عیسائیوں کو ہندوؤں کو سکھوں کو اور سب مسلمان فرقوں کو بلایا گیا۔ لیکن بجز سعید الفطرت اصحاب کے عام لوگ محروم رہے۔ حالانکہ اتمام حجت کے طور پر ڈوئی اور پگٹ اور آتھم کے خون نے عیسائیوں پر۔ سوامی دیانند اور پنڈت لیکھرام کے خون نے ہندوؤں اور آریوں پر اور گرو بابا نانک صاحب کے چولہ کے حرف حرف نے سکھوں پر اور مرزا احمد بیگ اور مولوی اسمٰعیل علی گڑھی مولوی غلام دستگیر قصوری اور چراغ جھوٹی وغیرہ کی موت نے مسلمانوں پر۔ اسلام اور حضرت مسیح الاسلام یعنی مسیح محمدی سیدنا حضرت مرزا غلام احمدؑ کی صداقت کو بصورت اظہر من الشمس جلوہ نما کیا۔

ب- انجیل میں حضرت مسیح تو اپنی دوبارہ آمد پر جو نشانات بطور علامات بتاتے ہیں۔ وہ تو مری یعنی طاعون وغیرہ وبائیں زلزلے۔ تفرقے۔ سورج چاند کا تاریک ہو جانا ستاروں کا گرنا۔ آسمان کی قوتوں کا اپنی جگہ سے ہل جانا وغیرہ امور ہیں۔ جن کا ذکر پایا جاتا ہے۔ ان حالات اور ان علامات و نشانات کے ساتھ جلوہ نما ہونے والا مسیح اگر دنیا کی ایسی تباہی اور بربادی کے ساتھ کہ جس کی نظیر ابتداء پیدائش انسان سے آخر تک ظہور میں نہ آئی ہوگی۔ مبارک اور سلامتی کا شاہزادہ اور دینی دنیوی برکات کے لحاظ سے بابرکت سمجھا جا سکتا ہے۔ تو مسیح موعودؑ یعنی سیدنا حضرت مرزا صاحب کی شان مسیحیت پر کیا اعتراض اور کیوں؟

مسلمان اور عیسائی

اعتراض نمبر ۴۔ مسلمان ہمارے بھائی ہیں۔ ہم دونوں فریق مسیح کے نزول و صعود کے قائل ہیں۔ مسیح علیہ السلام اترینگے۔ ہم دونوں کو ملا کر جماعت کرینگے۔

جواب نمبر ۴۔ (الف) مسلمان اچھے بھائی ہیں کہ ان بھائیوں کو اور ان کے پیغمبر کو چھوڑ کر مولوی سلطان محمد عیسائی بن گئے۔ مسیح کا نزول جب اہل اسلام کے نزدیک اسلام کی تائید اور عیسائیت کی تردید اور تباہی کے لئے ہوگا۔ جیسا کہ یکسر الصلیب کی پیشگوئی سے ظاہر ہے۔ تو پادری سلطان محمد کے نزدیک مسلمانوں اور عیسائیوں کی دونوں جماعتوں کے برقرار رہنے کے ساتھ مسیح کا دو مختلف المذاہب جماعتوں کی امامت کرنے اور جماعت کرانے کا کیا مطلب۔ کیا ایسی غلط باتوں اور مغالطوں سے ایک سادہ سے سادہ مسلمان بھی دھوکا کھا سکتا۔ کہ پادری صاحب کن لوگوں کا شیوہ اختیار کر رہے ہیں۔

(ب) صحیح مسلم کی روایات کی بنا پر تو مسیح امام مہدی کی اقتداء میں نماز ادا کرینگے جس کے یہ معنے ہیں کہ مسیح اسلامی مذہب کا پیرو ہوگا۔ کیا ایسا مسیح جو موعود اور منتظر ہے اور مسلمانوں کے نزدیک مذہب اسلام کا پیرو۔ کیا پادری صاحب ایسے مسیح پر ایمان رکھتے ہوئے اور مسیح کی اسلامی نسبت مذہب کا لحاظ کرتے ہوئے مسلمان بھائیوں میں واپس آسکتے ہیں۔

(ج) مسیح کا نزول اور صعود ایلیاء کے نزول اور صعود کے مشابہ ہے۔ جسے یہود نے جسمانی نزول و صعود کے معنوں میں لیکر آسمان کی طرف نگاہیں اٹھائی ہوئی ہیں۔ اگر مسیح کا نزول و صعود واقعی جسمانی صورت میں تھا۔ تو یہود کا ایلیاء کے متعلق یہی اعتقاد عیسائیوں کے نزدیک کیوں غلط ہے۔ اور یہود کا اسی اعتقاد کی بنا پر مسیح کی پہلی آمد کے وقت مسیح کو نہ ماننا عیسائیوں کے نزدیک کیوں قابل اعتراض ہے۔ اور اگر مسیح کی تاویل سے ایلیاء سے مراد اس کا مثیل ہے۔ اور ایلیاء کے آسمان سے نازل ہونے کا صحیح مطلب مسیح کے نزدیک یوحنا کی بعثت اور ظہور ہے۔ جو زمین پر پیدا ہوا۔ تو آج عیسائیوں کا مسیح کی بیان کردہ حقیقت کے خلاف مسیح سے مراد واقعی مسیح ابن مریم لینا کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ جبکہ مسیح انجیل میں خود کہتا ہے۔ کہ پھر تم مجھے کبھی نہیں دیکھو گے۔ جب تک یہ نہ ہو کہ مبارک وہ جو خداوند کے نام پر آیا ہے جس سے صاف مسیح کے مثیل کی آمد کا ذکر معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ مثیل سیدنا حضرت مرزا غلام احمدؑ ہیں۔ مبارک وہ جو شناخت کرے اور ایمان لائے۔

(د) سیدنا حضرت مرزا صاحب نے مسیح اسرائیلی کی وفات کے مسئلہ کو قرآن کریم اور احادیث نبویہ اور اناجیل اور دیگر ذرائع سے ایسا ثابت اور واضح کر دکھلایا ہے۔ کہ آخر میں مسیح کی قبر کو بھی سرینگر کشمیر میں دکھا دیا۔ اور اس تحقیق کا نتیجہ کہ مسیح فی الواقعہ فوت ہو گیا۔ دنیا میں اس زور سے مؤثر اور اشاعت پذیر ہو چکا ہے۔ کہ بڑے سے بڑے مخالف مولوی علماء اسلام سے اور بڑے سے بڑے پادری عیسائی صاحبان سے اس مسئلہ کے متعلق گفتگو کرنے کو موت کے تلخ پیالہ سے کم نہیں سمجھتے۔

پادری سلطان محمد کو اگر ہمت ہے۔ تو وہ اس مسئلہ پر گفتگو کر کے دیکھ لیں۔ اور اگر چاہیں۔ تو امداد کے لئے مسلمانوں کے علماء کو بھی ساتھ ملالیں۔

وفات مسیح

اعتراض نمبر ۵۔ مرزا صاحب بہ تقلید سید احمد نیچری حضرت مسیح علیہ السلام کی موت کے قائل ہوئے ہیں۔ اس سے پہلے کوئی قائل نہیں پایا جاتا۔

جواب نمبر ۵۔ (الف) کیا قرآن کریم کی وہ آیات قطعیۃ الدلالۃ جن سے حضرت مسیح کی وفات کا مسئلہ ثابت ہوتا ہے۔ یا وہ احادیث نبویہ جیسا کہ حدیث لو کان موسیٰ و عیسےٰ حیین لما وسعہما الا اتباعی ہے۔ یا اقوال صحابہ و ائمہ دین کیا سب کے سب سید احمد نیچری کے بعد ہی ظہور میں آئے۔ یا جس قدر دلائل حضرت مسیح کی وفات کے اثبات کے لئے سیدنا حضرت مرزا صاحب نے پیش کئے۔ سید احمد نے ان کا عشر عشیر بھی پیش کیا۔ پھر میں پوچھتا ہوں۔ سر سید نے یہ مسئلہ کہ مسیح فوت ہو گیا۔ کہاں سے لیا۔ اگر کہیں کہ قرآن سے یا حدیث نبویہ سے یا اقوال صحابہ سے یا اقوال ائمہ سے تو یہ سب ذرائع تو سید احمد سے قبل کے ہیں۔ پھر آپ نے کیونکر کہہ دیا۔ کہ سر سید سے پہلے اس مسئلہ کا قائل کوئی نہ پایا جاتا تھا۔

(ب) پیشگوئیوں میں علی العموم متشابہات بھی ہوتے ہیں متشابہات نہ ہوتے۔ تو یہودی لوگ ایلیاء کے نزول کے متعلق جو پیشگوئی تھی۔ اسے حقیقت پر محمول کر کے ٹھوکر نہ کھاتے۔ لیکن اگر کوئی یہودی یہ کہے۔ کہ مسیح سے پہلے ایلیاء کے نزول کی پیشگوئی کے متعلق اس کے قبل یوحنا کا ظہور کسی نے بھی بیان نہیں کیا۔ اس لئے مسیح کی ایسی تاویل اور ایلیاء کی پیشگوئی کے ایسے معنے جن کا پہلوں میں سے کوئی بھی قائل نہ پایا جاتا تھا۔ قابل تصدیق اور تسلیم نہیں ہو سکتے۔ تو جو جواب پادری سلطان محمد اس یہودی کے لئے بیان کریں۔ اسی طرح کا جواب ہماری طرف سے سمجھ لیں۔

مسیح کی قبر

اعتراض نمبر ۶۔ مرزا صاحب نے مسیح کی قبر کشمیر میں بتلائی ہے۔ جس کی تردید مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے کی ہے۔ دراصل وہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی قبر نہیں۔ ہاں یہ ممکن ہے۔ کہ وہ قبر کسی عیسےٰ نام شخص کی ہو ناموں پر نام رکھنے کا دستور دنیا میں پایا جاتا ہے۔

جواب نمبر ۶۔ (الف) مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی تردید کا جواب تو بارہا ہو چکا خود اس کی تردید کے متعلق میرا رسالہ التنقید نام مدت ہوئی شائع ہوا۔ جسکے جواب میں سب مخالفین کی قلمیں ٹوٹ گئیں۔ اور اب تک جواب نہ ہو سکا۔ کاش پادری صاحب سلسلہ احمدیہ کی کتب کا بھی مطالعہ کیا کریں۔

کہا گیا ہے۔ ممکن ہے۔ کہ وہ قبر کسی عیسےٰ نام شخص کی ہو۔ ہاں یہ بھی ممکن ہے۔ لیکن جب عیسےٰؑ کی قبر کے علاوہ صاحب قبر کو نبی اور یوز آسف بھی کہا جاتا ہے۔ جو یسوع کے لفظ سے بگڑ کر بنا ہوا معلوم ہوتا ہے اور کتاب اکمال الدین میں صاحب قبر کو شاہزادہ اور صاحب کتاب البشریٰ جو انجیل کے ہم معنے ہے۔ اور علاوہ اس کے صاحب قبر کو سیاح لکھا ہے۔ جیسا کہ مسیح کا لفظ سیاح کے مفہوم پر دلالت کرتا ہے۔

تو اتنے قرائن اور وجوہات کے ہوتے ہوئے عیسےٰ سے مراد عامی شخص نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وجوہ متذکرہ مجبور کرتے ہیں۔ کہ یہ عیسےٰ جو نبی اللہ بھی مشہور ہیں۔ جنہیں شاہزادہ کا اور بلحاظ سیاحت مسیح کا لقب بھی حاصل ہے۔ یقیناً اور واقعی طور پر وہ حضرت عیسےٰؑ کے سوا اور کوئی ثابت نہیں ہوتے۔ اور وہ وجوہ اور قرائن اور دلائل جو سیدنا حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتاب مسیح ہندوستان میں اور رسالہ راز حقیقت میں بیان کئے ہیں۔ انکی تردید واقعات کے لحاظ سے ناممکنات سے ہے۔ ذرا پادری صاحب یا کوئی بڑا پادری اس کی تردید تو کر کے دکھائے۔ کیونکہ وہ مضمون بڑے بڑے عیسائی محققوں اور تاریخی واقعات کے ماہروں کی تحقیق کا نچوڑ پیش کیا گیا ہے۔ جن کا انکار اہل استدلال کی رو سے محالات اور ناممکنات سے ہے۔ پھر کیا قبر عیسےٰ کا انکار مسیح کو موت سے بچا سکتا ہے۔ ہزاروں انبیاء فوت شدہ ہیں جن کی قبر کا علم نہیں۔ خود حضرت موسیٰؑ جیسے اولوالعزم رسول اور صاحب کتاب صاحب قوم نبی کی نسبت کتاب استثناء کے آخر میں لکھا ہے۔ کہ اس کی قبر کو کوئی نہیں جانتا۔ کیا اس سے حضرت موسیٰؑ یا دوسرے انبیاء زندہ مانے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح مسیح کی قبر نہ بھی معلوم ہو تب بھی حضرت مسیح زندہ ثابت نہیں ہو سکتے۔ لیکن ایک بات عجیب پیدا ہو گئی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو مثیل موسیٰؑ ہیں۔ انہوں نے حضرت موسیٰؑ کی قبر کا علم دیا ہے۔ اور حدیث بخاری میں عند الکثیب الاحمر کا فقرہ موجود ہے۔ کہ حضرت موسیٰؑ کی قبر ایک سرخ ٹیلہ کے پاس ہے۔ اور ارض شام کی ایک وادی میں ہے۔ حالانکہ حضرت موسیٰؑ کی قبر کتاب استثناء کی روایت کی رو سے خود اہل کتاب کو بھی معلوم نہیں۔ ایسا ہی سیدنا حضرت مرزا صاحب جو مثیل مسیح ہیں۔ انہوں نے مسیح کی قبر کا پتہ دیدیا۔ اور انکی ہجرت اور سیاحت کشمیر کو او اٰوینٰھما الی ربوۃ ذات قرار و معین سے علیٰ وجہ التحقیق ثابت کیا۔ کہ مسیح اسرائیلی حادثہ صلیب کے بعد کشمیر کی طرف آئے۔ اور آخر عمر تک اسی طرف رہے۔ اور اسی جگہ فوت ہو چکا ہے۔

اس غیر معمولی رعایت سے فائدہ اٹھائیے

اور موسم گرما کو خوشگوار بنائیے۔

جو لوگ اپنے خطوط ۱۴ و ۱۵ جون کو ڈاکخانہ میں ڈالینگے

انہیں ایک روپیہ کی چیز بارہ آنے میں ملیگی

سو شہادتوں کی ایک شہادت

مکرم و معظم جناب قاضی اکمل صاحب ناظم طبع و اشاعت الفضل کے ۲۹ جون ۲۶ء کے اشو میں ہمارے طریق عمل کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "یہ امر موجب خوشی ہے۔ کہ منیجر صاحب نور اینڈ سنز کسی دوائی کا اشتہار نہیں دیتے جب تک مختلف آدمیوں پر اسے آزما کر اسکے مفید ہونیکا اطمینان حاصل نہ کرلیں۔ امید ہے۔ کہ احباب کرام بھی ادویات مشتہرہ سے فائدہ اٹھائینگے"۔

"رفیق زندگی"

موسم گرما کے لئے بے نظیر تحفہ

عام طور پر مقوی ادویات گرم ہوتی ہیں۔ اور موسم گرما میں بسا اوقات ان کا استعمال مضر بیٹھتا ہے۔ حالانکہ اسی موسم میں مقویات کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ بوجہ گرمی زیادہ پانی پیئے جانے اور بھوک کے مرجانے سے جسم کھوکھلا ہو جاتا ہے۔ لہذا اس موسم میں ایسی چیز کی ضرورت تھی۔ جو مقوی بھی ہو۔ مفرح اور خوشگوار بھی۔ اور گرمی کی گھبراہٹ کو دور کرنے والی بھی۔ سو مبارک ہو۔ کہ وہ چیز تیار ہو گئی۔ جس کا نام "رفیق زندگی" ہے۔ موسم گرما کے لئے یہ ایک نادر تحفہ ہے مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے۔ بیماری یا کثرت کار یا کسی اور وجہ سے جن کے چہرے زرد اور بے رونق و پژمردہ ہو چکے ہوں۔ دل ہر وقت دھڑکتا ہو۔ چکر آتا ہو۔ آنکھوں میں اندھیرا آتا۔ اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے ہوں۔ بے چینی۔ گھبراہٹ سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو۔ ذرا سے کام سے دل کانپتا ہو۔ جسم میں سخت کمزوری ہو۔ ان کے لئے یہ جادو اثر اور نعمت غیر مترقبہ ہے۔ قیمت فی بکس جس میں ایک ماہ کی خوراک ہے۔ صرف پانچ روپے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

پھول بغیر کانٹ

اعصابی کمزوری کے لئے یہ ایک عجیب و غریب تحفہ ہے۔ سریع الاثر اور سہل العمل ہونیکی وجہ سے اس کی دنیا کو عرصہ سے ضرورت تھی۔ اس کی تشریح بیان سے باہر ہے۔ "رفیق زندگی" کے ساتھ نصف قیمت یعنی ایک روپیہ آٹھ آنے ورنہ تین روپے۔ رفیق زندگی کے ہمراہ پھول بغیر کانٹا کا استعمال سونے پر سہاگہ ہے۔

اکسیر معدہ

شدت گرما معدہ پر جو ناگوار اثر ڈالتی ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ یہ اکسیر بھوک کے کھل جانے ہیضہ۔ بدہضمی۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ باد گولہ پیٹ کے گڑگڑانے کھٹی ڈکاریں۔ متلی۔ جی کے متلانے جگر و تلی کے بڑھ جانے۔ سر چکرانے۔ کرم شکم قبض۔ اسہال۔ ریاح۔ کھانسی۔ دمہ کیلئے تیر بہدف ہے۔ خوراک دو سے چار رتی۔ قیمت فی شیشی۔ دو روپے۔ جو مدت کیلئے کافی ہے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

جناب ایڈیٹر صاحب فاروق کی شہادت

کرمی میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق اکسیر معدہ کے متعلق فرماتے ہیں "کہ مجھے نفخ شکم اور پیٹ میں ہر وقت بوجھ رہنے کی شکایت تھی۔ اس اکسیر کے استعمال سے خدا نے مجھے بہت جلد صحت دی۔ اور میری تمام معدہ اور شکم کی شکایات رفع ہوگئیں اس کا خاص شکریہ ادا کرتا ہوں"۔

کیونکہ موسم گرما کیلئے "رفیق زندگی" "پھول بغیر کانٹا"۔ اکسیر معدہ نعمت غیر مترقبہ ہیں جن کا ہر گھر میں موجود رہنا ضروری ہے۔ لہذا ان بہترین ادویات کو شہرت دینے کیلئے اور ان موسمی تحائف سے پبلک کو وسیع پیمانہ پر مستفیض کرنے کیلئے یہ غیر معمولی رعایت دی جا رہی ہے۔ کہ جو صاحب ۱۴ و ۱۵ جون کو اپنے آرڈر ڈاکخانہ میں ڈالینگے۔ انہیں ایک روپیہ کی چیز بارہ آنے کو دیجائیگی پھر لطف یہ کہ اگر خدانخواستہ فائدہ نہ ہو۔ تو اپنی قیمت واپس لو۔ اس سے بڑھکر اور کیا تسلی ہو سکتی ہے۔ لہذا اس غیر معمولی رعایت سے نہ صرف آپ خود ہی فائدہ اٹھائیے۔ بلکہ اپنے دوسرے دوستوں کو بھی شامل کیجئے۔ اگر آپ ان ادویات کے ہمراہ اس کارخانہ کا مقبول عام موتی سرمہ (قیمت دو روپے آٹھ آنے فی تولہ) اور اکسیر البدن (قیمت ایک ماہ کی خوراک پانچ روپے) موتی دانت پوڈر (قیمت ایک روپیہ) رجسٹرڈ گورنمنٹ عالیہ۔ بھی طلب فرمائینگے۔ تو محصول ڈاک کی بچت رہیگی۔ اور جس صاحب کا آرڈر بیس روپے کا ہو انہیں محصول ڈاک وغیرہ بھی معاف۔ اور غیر ممالک کیلئے چالیس روپے کے آرڈر پر محصول ڈاک معاف۔ غیر ممالک میں ڈاک دیر سے پہونچتی ہے۔ ان کے لئے بجائے ۱۴ و ۱۵ جون کے ۱۴ و ۱۵ جولائی کی تاریخیں مقرر کی جاتی ہیں۔ چونکہ غیر ممالک میں وی۔ پی نہیں جا سکتا۔ لہذا ان کی قیمت معہ محصول ڈاک کے پیشگی آنی چاہئے۔

ملنے کا پتہ

منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ہندوستان کی خبریں

——— شملہ۔ ۵ رجون۔ یکشنبہ کو سائمن رپورٹ کے حصہ اول کی چھ سو غیر مجلد کاپیاں جو کرائیڈن سے ہوائی ڈاک میں بھیجی گئی تھیں۔ ڈاک کے تھیلوں میں یہاں پہونچیں۔ پہلے ایڈیشن کی دس ہزار جلدیں انگلستان کے لئے اور سات ہزار ہندوستان کے لئے ہونگی۔

——— لاہور۔ ۴ رجون۔ معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے چودھری افضل حق۔ ایم۔ ایل۔ سی کو غیر سرکاری طور پر صوبے کے جیلوں کا معائنہ کرنے کی اجازت نہیں دی۔

——— لاہور۔ ۵ رجون۔ شیخوپورہ کے ڈاکٹر مدن لال۔ بی ۔اے۔ ۱۰۷ رضاکاروں کا ایک جتھہ لے کر لاہور سے دھاریوال کو اس غرض کیلئے روانہ ہوئے۔ کہ ستیہ گرہ کی تحریک میں شریک ہوں۔ اس جتھے میں پنجاب کے تقریبًا تمام اضلاع کے نمائندے تھے۔

——— کلکتہ۔ ۴ رجون۔ یورپین ایسوسی ایشن کی کلکتہ برانچ کے ایک جلسہ میں آج سہ پہر کو گرانڈ ہوٹل میں منعقد ہوا۔ مسٹر اسے۔ کے فضل حق ایم۔ ایل۔ سی نے حکومت پر مسلمانوں کی طرف سے سخت بے اعتنائی روا رکھنے کا الزام لگایا۔ آپ نے کہا۔ کہ حکومت انہیں کی سنتی ہے۔ جو پبلک پلیٹ فارموں پر شور و غوغا مچاتے ہیں۔ اور جو لوگ خاموشی سے تکالیف برداشت کرتے ہیں۔ ان کی کوئی پرواہ نہیں کرتی۔ مسٹر اسے۔ ایم۔ ڈاکٹر حسن ایڈیٹر سٹیٹسمین نے کہا۔ کہ ہم اب اس زمانہ کے قریب پہونچ رہے ہیں جس میں یورپین ملک کی حکومت ہندوستانیوں کے حوالہ کرنے کے لئے تیار ہوئے ہیں۔ ان حالات میں مسلمان ہندوستان میں اقلیت میں ہونگے۔ ہندو بہت بڑی اکثریت میں ہیں۔ اس لئے ملک کی آئندہ حکومت انہی کے ماتحت ہوگی۔

——— کلکتہ ۳ رجون۔ آج بڑا بازار میں ۳۰ عورتوں اور ۲۹ مرد رضاکاروں نے بدیشی کپڑے کی دوکانوں پر پکٹنگ لگایا۔ پولیس نے مزاحمت نہیں کی۔

——— شملہ۔ ۵ رجون۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی سرحد پر شمالی قبائل کے درمیان شورش کسی قدر بڑھ گئی ہے ساماپیر کے اتمان خیلوں کی مسلح جماعتوں کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ موضع تنگی تحصیل چارسدہ کے شمال مغرب میں ضلع پشاور کی سرحد پر پہونچ گئی ہیں۔ پرنگر اور دوسرے دیہات کے لوگ بھی ان کے ساتھ مل گئے۔ ۳ رجون کو اس گاؤں پر ہوائی تاخت کی گئی۔ اعتدال پسند اور نیک چلن جماعت وہیں ٹھہر گئی لیکن شورش پسند اور مخالف جماعتوں کے لشکروں نے پیش قدمی جاری رکھی۔ ایک ہزار اکا خیلوں کا لشکر بھی ان سے مل گیا۔ پیش قدمی جاری ہے۔ پشاور سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر آدوئی میں وحشیانہ ڈکیتی کی اطلاع آئی ہے۔ ڈاکو ایک سکھ دکاندار کے مکان میں گھس گئے۔ اور تین سکھوں اور ایک عورت کو قتل کر گئے۔ ایک اور عورت زخمی ہوئی۔

——— ۳ رجون کو دو موٹر لاریاں جنہیں سرکاری پولیس کرایہ پر لے گئی تھی۔ واپس آرہی تھیں۔ موضع شب قدر کی حدود کے اندر ان پر چھاپا مارا گیا۔ پہلی لاری کا ڈرائیور گولی سے ہلاک ہوگیا۔ اور لاری کو آگ لگا کر خاکستر کر دیا گیا۔ دوسری لاری کا ڈرائیور سخت مجروح ہوا۔ لیکن اس کی لاری کو خفیف نقصان پہونچا۔

——— اطلاع آئی ہے۔ کہ ضلع کوہاٹ میں بالکل امن ہے ڈیرہ اسمٰعیل خان سے پولیس واپس بلا لی گئی ہے۔ وہاں بھی حالات حسب معمول ہوگئی ہے۔ شمالی وادی ٹوچی میں مداخیلوں اور کھدر خیلوں نے جو دتا خیلوں پر حملہ کے ذمہ وار تھے۔ اپنے جرمانے ادا کر دیئے ہیں۔ مسعودوں وغیرہ کے ممالک میں کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا۔

——— پٹنہ۔ ۴ رجون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر سچدانند سنہا سابق رکن مالیات بہار و اڑیسہ ایوان والیان ریاست ہائے ہند کی طرف سے لندن کی گول میز کانفرنس میں نمائندگان والیان ریاست کے مشیر مقرر کئے گئے ہیں۔

——— اوٹاکمنڈ۔ ۴ رجون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ۲۳ رجون کو شملہ میں حکومت ہند برٹش میڈیکل کونسل کی کارروائی کے نتائج پر بحث و تمحیص کرنے کے لئے پریزیڈنسیوں کے نمائندوں کی ایک کانفرنس طلب کرے گی۔

——— لاہور۔ ۴ رجون۔ میانوالی کے باشندوں اور علاقہ کے زمینداروں اور ساہوکاروں کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ اور رائے صاحب لالہ سیتارام تلوار ایڈوکیٹ نے مندرجہ ذیل قرارداد پیش کی۔ جو لالہ دونی چند منکر کی تائید کے بعد متفقہ طور پر منظور ہوئی۔ "ہم شہر میانوالی کے باشندے اور میانوالی تحصیل کے رؤسا اور ساہوکار جن میں تمام عقائد کے ہندو اور مسلمان شامل ہیں۔ اس جلسہ میں اس لئے شامل ہوئے ہیں۔ کہ حکومت برطانیہ کے ساتھ اپنی پوری پوری ارادت اور اپنی سچی وفاداری کے جذبات کا اظہار کریں۔ اور اس سیاسی بدامنی کے دوران میں جو آج کل ملک میں پھیلی ہوئی ہے نیز مستقبل میں تمام نازک موقعوں پر امن وامان کے قیام کے لئے مہربان گورنمنٹ کو اپنی ہر ممکن امداد کا یقین دلائیں"۔

——— رنگون۔ ۴ رجون۔ رنگون شہر میں صورت حالات کلیتًہ اعتدال پر آگئی ہے۔ بندرگاہ کے مزدور کام پر واپس آگئے ہیں۔

——— کلکتہ۔ ۲ رجون۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اہالیان موضع برتاپ پور تحصیل کنتائی ضلع مدناپور نے اپنے گاؤں میں ناجائز نمک بنانے کا اعلان کیا۔ دو تھانہ دار بہت سی پولیس کو لیکر اس جگہ پہونچے۔ ستیہ گرہیوں نے پولیس کا محاصرہ کر لیا۔ ہجوم کو منتشر کرنے کی بہت کوشش کی گئی۔ لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ لہذا پولیس نے چند بار گولیاں چلائیں۔ جس سے دو آدمی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

——— جبل پور۔ ۲ رجون۔ شریمتی سرلا دیوی جی جو کہ گمنام ڈسٹرکٹ کی ایک سرکردہ ورکر ہیں۔ گرفتار کر لی گئیں۔

——— دہلی۔ ۳ رجون۔ دریائے جمنا کے کنارے مسٹر کوہلی کی زیر سرکردگی پکٹنگ شروع ہو گیا ہے۔ ان عورتوں کو جنہوں نے بدیشی کپڑے پہنے ہوئے ہوں۔ گھاٹ پر نہانے نہیں دیا جاتا۔

——— کراچی۔ ۴ رجون۔ حکومت بمبئی کی ہدایات کے ماتحت سندھ کے سرکاری وکیل نے پیر پگارو کی قتل کے الزام سے براءت کے خلاف اپیل دائر کی ہے جس کی سماعت ۷ راگست کو شروع ہوگی۔

——— راولپنڈی۔ ۴ رجون۔ گورنر پنجاب نے ڈپٹی کمشنر راولپنڈی کے نام ایک پانچ سو روپے کا چیک روانہ کیا ہے۔ اور ہدایت کی ہے۔ کہ یہ چیک ہندوستانی ماہر پرواز سردار موہن سنگھ کو ان کی ہندوستان تک کامیاب پرواز کے صلہ میں دیدیا جائے۔

——— شملہ۔ ۸ رجون۔ ہز ہائی نس میر خیرپور سندھ نے ایک اپیل خفیہ توم کے نام خصوصًا اور مسلمانوں کے نام عمومًا شایع کی ہے۔ جس میں آپ نے مسلمانوں سے من حیث القوم اس خلاف شریعت مضر اور تباہ کن تحریک سول نافرمانی سے علیحدہ رہنے کی درخواست کی ہے۔

——— لاہور۔ ۴ رجون۔ فسادات پشاور کی کانگریسی تحقیقاتی کمیٹی کا اجلاس اختتام پذیر ہوگیا ہے۔ توقع ہے۔ کہ کمیٹی کے صدر مسٹر وی۔ جے۔ پٹیل کل تک یہاں پہونچ جائیں گے۔

——— شملہ ۵ رجون۔ احاطہ بمبئی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کانگرسی رضاکاروں کا دل بڑھانے کے لئے کہ وہ اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کریں۔ اس قسم کی داستانیں مشہور کی جا رہی ہیں۔ کہ چند دن کے اندر حکومت تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس قسم کی داستانوں میں مطلق صداقت نہیں ہے۔ اور گرفتار کرنے کے لئے جن رضاکاروں کی ہمت افزائی کی جائیگی۔ ان کو جلد رہائی کے معاملہ میں مایوسی ہوگی۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر الفضل کیلئے قادیان سے شایع کیا)